REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS-PAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — REGD. NO. P/GDP 3. — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد ۲۸ — شمارہ ۲۷

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. PIN. 143516.

## اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲ر وفا (جولائی)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں درج شدہ ۔ مورخہ ۲۴/۶/۷۹ کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۳ر وفا (جولائی)۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع حضرت بیگم صاحبہ تاحال حیدر آباد میں قیام پذیر ہیں۔ حضرت بیگم صاحبہ بفضلہ تعالیٰ رُوبصحت ہیں۔ محترم حضرت صاحبزادہ صاحب ۵ر جولائی کو قادیان تشریف لا رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر رہے۔ آمین ؛

۹ر شعبان ۱۳۹۹ھ — ۵ر وفا ۱۳۵۸ ہش — ۵ر جولائی ۱۹۷۹ء

# سپین میں تبلیغِ اسلام

## قرطبہ (اندلس) میں نئے مشن کا قیام - قرطبہ شہر کے میئر و دیگر سرکردہ افراد سے تبلیغی ملاقاتیں

## وسیع پیمانہ پر لٹریچر کی تقسیم اور تبلیغی دورے!

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی عبد الستار خان صاحب شاہد مبلغ اسلام مقیم قرطبہ (اندلس)

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے مبارک دورِ خلافت میں سپین میں احمدیہ مسلم مشن قائم ہوا۔ اور ابتداء ہی سے مکرم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر بطور مبلغ انچارج فریضۂ تبلیغ بجا لانے میں مصروف ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۷۴ء میں مکرم مولانا اقبال احمد صاحب نجم کو دوسرے مشنری کے طور پر سپین بھیجا۔ ۱۹۷۷ء میں ان کی واپسی پر خاکسار یہاں پہنچا۔ اگست ۷۷ء سے مارچ ۱۹۷۹ء تک مکرم بزرگوارم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر کے ساتھ مل کر میڈرڈ و اردگرد کے علاقہ میں پیغامِ اسلام پہنچایا۔

### قرطبہ میں مشن کا قیام

اللہ تعالیٰ کے حضور بکثرت دعائیں کرنے کے بعد مارچ ۱۹۷۹ء میں قرطبہ میں بھی مشن کھولنے کا فیصلہ کیا گیا۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے مورخہ ۶ر مارچ ۷۹ء کو مکرم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ انچارج کی قیادت میں خاکسار۔ مکرم رشید احمد زاہد صاحب۔ مکرم طارق احمد صاحب بھٹی۔ اور مکرم احسان الٰہی صاحب قمر (ابن مولانا صاحب) پر مشتمل مختصر قافلہ میڈرڈ سے بذریعہ کار قرطبہ کے لئے روانہ ہوا۔ قرطبہ و میڈرڈ کا فاصلہ تقریباً چار صد کلو میٹر ہے۔ روانگی سے قبل پرسوز اجتماعی دعا کی گئی۔ اس موقعہ پر ہمارے سپینش احمدی بھائی عبد الرحمٰن صاحب کلینٹے و مکرم ملک عابد ربانی صاحب بھی موجود تھے۔ جو اپنی کار میں کافی دُور تک قافلہ کو الوداع کرنے کے لئے آئے۔ ہم اسی روز قرطبہ پہنچے۔ یہاں تین دن قیام کیا۔ اور مشن کے لئے مناسب جگہ تلاش کرنے کے علاوہ فریضۂ تبلیغ بھی ادا کیا گیا۔

### میئر صاحب سے ملاقات

قرطبہ شہر جس کی آبادی تین لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ یہاں کے میئر صاحب کو پیغامِ اسلام پہنچانے کے لئے مکرم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر اور خاکسار گئے۔ میئر صاحب موصوف کو زبانی احمدیت کا پیغام پہنچانے کے علاوہ سلسلہ کی کتب بھی برائے مطالعہ دی گئیں۔ شہر کے محکمۂ تعمیرات و آبادی کے افسر و دیگر سرکردہ افراد کو بھی ملاقاتیں کر کے اسلام کا پیغام پہنچانے و لٹریچر دینے کا موقع ملا۔

قرطبہ کی عظیم جامع مسجد جس کی بنیاد ۷۸۵ء میں عبد الرحمٰن الاوّل نے رکھی تھی۔ اور جو دنیا کی سب سے بڑی مسقف، دستونوں والی خوبصورت مسجد ہے۔ اس کے محراب میں مولانا ظفر صاحب نے اذان دی اور کلماتِ اذان کا انگلش و سپینش ترجمہ بھی کیا۔ سینکڑوں سیاح جو اس وقت مسجد میں موجود تھے انہوں نے بڑی دلچسپی اور غور سے اذان اور اس کا ترجمہ سُنا۔ بعض سیاحوں کو لٹریچر بھی دیا گیا۔ مسجد کے صحن میں بھی کئی افراد سے مولانا ظفر صاحب کی تبلیغی گفتگو ہوئی۔ اور متعدد لوگوں کو لٹریچر دیا۔ مکرم طارق صاحب بھٹی و مکرم قمر صاحب نے بھی مسجد کے اندر اذانیں دے کر خدا کا نام بلند کیا۔ مسجد کے صحن والے حصہ میں بلند و بالا مینار ہے جس پر آج کل گرجا گھر کے گھنٹے نصب ہیں۔ خاکسار نے اس مینار کی چوٹی پر باآوازِ بلند اذان کے کلمات دُہرائے۔ جو دُور دُور تک سُنائی دیئے گئے۔

قرطبہ میں تین روز قیام کے دوران بیسیوں افراد۔ طلباء و علم دوست حضرات کو اسلام کا زندگی بخش پیغام پہنچانے اور بکثرت لٹریچر تقسیم کرنے کے بعد قافلہ کے افراد برائے تبلیغ غرناطہ روانہ ہوئے۔ غرناطہ اور قرطبہ کا فاصلہ قریباً پونے دو صد کلو میٹر ہے راستہ میں کئی دیہاتوں میں رُک کر لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اور لوگوں کو بتایا کہ جس مسیح کی تم انتظار کر رہے ہو وہ بفضلہ تعالیٰ قادیان (انڈیا) کی مقدس بستی میں آ چکا ہے۔

غرناطہ پہنچ کر یہاں کے عظیم الشان و خوبصورت محل "الحمراء" کے باغ میں نمازِ جمعہ ادا کرنے کے لئے اذانیں دی گئیں۔ مکرم مبلغ صاحب انچارج نے خطبہ دیا اور نمازِ جمعہ و عصر پڑھائی۔ بیسیوں غیر مسلم حضرات حیرت و استعجاب سے ہمیں نمازیں پڑھتے دیکھتے۔ نماز کے بعد بیشتر افراد سپینش و غیر ملکی لوگوں میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اور زبانی بھی پیغامِ حق پہنچایا گیا۔

اسی روز شام کو غرناطہ سے ۳۵ کلو میٹر کے فاصلہ پر ایک دیہات میں رات بسر کی گئی۔ اس گاؤں میں بھی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اور لوگوں کو پیغامِ حق پہنچایا گیا۔

دوسرے روز اس گاؤں سے واپسی پر دوبارہ غرناطہ پہنچے۔ یہاں پھر لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ غرناطہ یونیورسٹی کے متعدد طلباء کو بھی لٹریچر دیا گیا۔ بعدہٗ قافلہ ایک اور صوبہ "Jaen" پہنچا۔ یہاں سے خاکسار کے علاوہ قافلہ کے باقی افراد مکرم امیر صاحب کے ہمراہ میڈرڈ کے لئے روانہ ہو گئے۔ اور خاکسار اس شہر میں لٹریچر تقسیم کرنے کے بعد رات کی گاڑی پر قرطبہ پہنچا۔

قرطبہ میں بفضلہ تعالیٰ روزانہ لٹریچر تقسیم کیا جاتا اور کئی زیرِ تبلیغ افراد کو پیغامِ اسلام پہنچایا جاتا ہے۔ ایک مرتبہ ایک بہائی مشنری نے خاکسار کو اپنے سنٹر بلایا۔ وہاں ۲۲ افراد کو خاکسار نے "قرآن دائمی شریعت ہے" کے دلائل دیئے۔ اور اسلام کی برکات و کاملیت بیان کی۔

بعض پادری صاحبان سے بھی گفتگو کرنے کا موقع ملا۔ خدا کے فضل سے اسلام کے روشن و محکم دلائل کا کوئی پادری جواب نہ دے سکا۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۵ر وفا ۱۳۵۸ ہش

# بچّوں کا عالمی سال!

اقوام متحدہ (U.N.O.) کی طرف سے ۱۹۷۹ء کو بچّوں کا عالمی سال قرار دیا گیا ہے۔ پروگرام یہ ہے کہ اس سال بچّوں کی فلاح وبہبود پر عالمی سطح پر غور و فکر کرکے ممکنہ عملی اقدام کئے جائیں۔ بلاشبہ یہ ایک اچھی تحریک ہے۔ آج کے بچّے کل کے وہ نوجوان ہیں جن کے کندھوں پر آنے والی تمام تر ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں۔ اس لئے موجودہ نسل کا فرض ہے کہ وہ اپنی نئی نسل کے بارہ میں ایسی فلاحی سکیمیں سوچے اور پھر ان کو بروئے کار لانے کے لئے تمام ممکنہ وسائل کو عمل میں لانے سے دریغ نہ کرے۔ اس طرح کی اجتماعی کوشش کا نتیجہ بہرحال دُور رس نتائج کے اعتبار سے سُودمند ہی ہوگا۔

بچّوں کے سلسلہ میں اخبارات و رسائل میں مختلف النوع اعداد وشمار شائع ہورہے ہیں۔ کہا گیا ہے کہ ہمارے اپنے ملک میں بچّوں کی کُل آبادی کا تخمینہ ۲۳ کروڑ ہے۔ ان میں سے ہر سال ۱۶ ہزار بچّے کینسر جیسی لاعلاج بیماری کا شکار ہوجاتے ہیں۔ اسی طرح اڑھائی لاکھ بچّے نابینا ہیں۔ یہ سب نابینا بچّے پیدائش سے نابینا نہیں ہیں۔ بلکہ بہت سے بچّے ترب پہونچ جلنے، آنکھوں وغیرہ کا صحیح علاج میسّر نہ آنے اور خوراک کی کمی کے باعث نابینا ہوجاتے ہیں۔ یہ بات بھی مشاہدہ میں آئی ہے کہ نابینا بچّوں کی بڑی تعداد دیہی علاقوں کے غریب طبقات سے متعلق ہے۔ کیونکہ یہ لوگ آنکھوں کی دیکھ بھال اور حفظانِ صحت کے طریقوں سے ناواقف ہوتے ہیں۔

اس کے علاوہ پولیو۔ ٹیٹنس، اور چیچک کے امراض کا زیادہ تر حملہ نوعمری کے زمانہ ہی میں بچّوں پر ہوتا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے اس بات کی کہ ابتداء ہی میں مذکورہ امراض کے انسداد کے لئے ننھے بچّوں کو ٹیکے لگائے جانے کا ایک جامع پروگرام بنایا جائے۔ خوشی کی بات ہے کہ بعض بعض جگہوں پر پولیو۔ ٹیٹنس وغیرہ خطرناک امراض کے انسداد کے لئے حکومتی سطح پر یا سماجی تنظیموں کی طرف سے بچّوں کو ٹیکے لگانے کا انتظام ہے لیکن ضرورت ہے کہ اسے ملکی سطح پر منظم کیا جائے۔ تا ابتداء ہی سے نوعمر بچّے ان موذی امراض سے محفوظ ہوجائیں۔

(۲) دوسرے نمبر پر بُھوک اور فاقہ کشی سے بچّوں کی حفاظت کا مسئلہ بھی اہم ہے۔ اگرچہ اس سلسلہ میں سب سے پہلی ذمّہ داری تو بچّوں کے لئے خوراک بہم پہنچانے کی، والدین پر ہے۔ لیکن اگر بچّوں کے والدین خود ہی نادار ہوں۔ ان کے وسائل اس قدر محدود ہوں کہ وُہ خود بھی اپنا پیٹ بھرنے کے لئے مناسب غذا نہ پاتے ہوں۔ تو بچّوں کی خوراک کی ضرورت کیسے پُوری کرسکیں گے؟ اس صورت میں یہ ذمہ داری سماج پر آن پڑتی ہے اور حکومت کی بھی ذمہ داری بنتی ہے۔

بعض علاقوں میں مزدوری روپیہ کی صُورت میں دینے کی بجائے اناج کی صورت میں دی جانے لگی ہے۔ بلاشبہ یہ ایک اچھی تبدیلی ہے۔ اس سے غریب اور مفلوک الحال والدین کو کم سے کم اناج تو میسّر آجائے گا جس سے وہ اپنا بھی اور اپنے بال بچّوں کا پیٹ بھر سکیں۔ اس طرح فاقہ کشی اور بُھوک کی اذیت سے بچ جائیں گے۔ یہ تو ایک اسکیم ہوئی۔ اگرچہ اِس سکیم کو بھی وسیع تر کیا جانا چاہیئے۔ لیکن اسی نوع کی اور دُوسری سکیمیں بھی تیار کی جائیں اور پھر جلد از جلد ان کو رُو بعمل لانے کے اقدامات کئے جائیں۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ آئندہ وقتوں میں مُلک وملت کی خدمت میں یہی مفلوک الحال اور فاقہ کشی کا شکار ہونے والے ہی زیادہ مفید کام کرنے والے بنیں۔ اور ان کی اعلیٰ صلاحیتوں سے مُلک کو کہیں زیادہ فائدہ پہنچے۔ بنیادی چیز تو پیٹ بھر کر کھانا میسّر آنا ہے۔ اس کے بعد رہائش اور تعلیم کے لئے مناسب انتظامات ہیں۔ پھر دیکھیں مُلک کس طرح تیزی سے ترقی کی طرف بڑھتا ہے۔

(۳) تیسرے نمبر پر وُہ بچّے قابلِ توجہ ہیں جن کے والدین ان کی نوعمری میں ہی وفات پا جاتے ہیں۔ اور وُہ یتیمی کی زندگی گزارنے پر مجبُور ہوتے ہیں۔ یتیموں کی نگہداشت اُن کی دیکھ ریکھ بہت بڑی قومی خدمت ہے۔ قرآن مجید نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ—

اَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْھَرْ کہ یتیم کو مت دباؤ۔ اور اُس پر زبردستی مت کرو۔ یعنی یتیم کو ایسا ماحول بہم پہنچایا جائے جس سے اس کی اعلیٰ صلاحیتیں دبنے نہ پائیں۔ اس کی دوسری خبرگیری کے ساتھ ساتھ اُس کو اعلیٰ ترقیات کے حصُول کے مواقع بھی بہم پہونچانا قومی فرض بنتا ہے۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ وہ بچّہ جو آپ کو اس وقت لاوارث اور بے سہارا نظر آتا ہے آپ کے سہارے کے بعد ہی قوم کے لئے ایک مفید وجود بن جائے۔ اور آنے والے وقتوں میں بہت سے اَور افراد کو سہارا دینے کے قابل بن جائے۔

(۴) چوتھے نمبر پر وہ نوعمر بچّے ہیں جن کو ہم ہوٹلوں، ڈھابوں میں کام کرتے دیکھتے ہیں۔ حلوائیوں کی دُکانوں پر برتن مانجھتے اور پلیٹیں صاف کرتے ہیں۔ ہر بچّے کے اپنے حالات ہوتے ہیں۔ لیکن کیا ہی بہتر ہو کہ اُن کی [illegible] سنوارنے کی طرف بھی توجہ دی جائے۔ اوّل تو اُن کو ایسی نوعمری میں ایسے کام کرنے پر مجبور ہونے کا موقع ہی نہ دیا جائے۔ ان کی تعلیم کا انتظام ہو۔ اُن کے گزارے کی کوئی اور صورت نکالی جاسکے۔ یا اگر ایسا ممکن نہ ہو تو اُن کے لئے اوقات کار مقرر کئے جائیں۔ [illegible] بعض مقامات پر ملکی قوانین بھی موجود ہیں۔ مگر ضرورت اِس امر کی ہے کہ اُن پر [illegible] کیا جائے۔ اسی کے ساتھ ساتھ ان کے لئے نائیٹ کلاسز جاری کی جائیں۔ اُن کی تعلیم کا بندوبست کیا جائے۔ یہ کام سماجی تنظیمیں رضاکارانہ طور پر کرکے مُلک وملت کے لئے مفید وجود بنانے میں بڑی مددگار ثابت ہوسکتی ہیں۔

(۵) پانچویں نمبر پر بچّوں کو آوارگی کا شکار ہونے سے بچانے کی طرف خصُوصی توجّہ دی جانی ضروری ہے۔ کوئی بھی بچّہ ایک دو دن میں آوارہ نہیں ہوجاتا۔ اُس کو آوارہ بننے کے لئے بُرا ماحول اور بہت سے غیر پسندیدہ عناصر ذمّہ دار ہوتے ہیں۔ اگر محلّہ کے پختہ عُمر والے اپنی نئی پود کی اس خامی کی طرف خصوصی توجّہ دیں تو یہ کام کوئی مشکل نہیں۔ گو اس طریق پر آوارگی کا کُلّی طور پر قلع قمع تو نہیں ہوگا۔ لیکن کافی حد تک سُدھار ضرور ہو جائے گا۔ اور آوارگی کا تناسب بہرحال کم ہوگا۔ اس موقعہ پر ہم بڑے دُکھ کے ساتھ اِس امر کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ نئی پود کو آوارہ بنانے میں فلم بینی کی لت نے بڑی مدد دی ہے۔ کاش! فلمی صنعت سے انسانی اخلاق پر بُرے اثرات ڈالنے کا عنصر دُور کرکے با اخلاق اور سنجیدہ مزاج، ذمہ داری کا احساس کرنے والے افراد بنانے کا عنصر داخل کیا جائے۔ تب یہ صنعت مُلک وملت کے لئے ایک نعمتِ عظمیٰ بن جائے گی۔

آوارگی کے ساتھ ہی جرائم پیشہ بچّوں کی بات بھی آجاتی ہے۔ عجیب بات ہے کہ وُہ لوگ جو آپ کو اس وقت جرائم پیشہ نظر آتے ہیں کسی وقت وہ بھی بچّے تھے۔ لیکن اوائلِ عمر میں نہ اُن کے والدین نے اپنی ذمّہ داری کا احساس کیا اور نہ ہی معاشرہ نے توجہ دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آج وہ سکّہ بند جرائم پیشہ نظر آتے ہیں۔ اور پھر تعجب یہ کہ ہر نسل میں یہ سلسلہ برابر چلتا چلا جارہا ہے۔ کاش! ابتداء ہی سے اس کے انسداد کے لئے توجہ دی جائے۔

(۶) چھٹے نمبر پر بچّوں کو اعلےٰ تعلیم دلانے کے وسیع تر انتظامات کی بات آتی ہے اگر آپ اپنے مُلک کو، اپنی قوم کو دوسرے ترقی یافتہ ممالک یا اقوام کے برابر لے جانا چاہتے ہیں تو آپ کا قومی فرض بنتا ہے کہ وسیع النظری کو کام میں لاتے ہوئے ہر طبقہ کے بچّوں کی اعلیٰ تعلیم کا اہتمام کریں۔ ہمارے علم میں سینکڑوں بچّے ایسے آتے ہیں جن کو قدرت نے بہت اچھا دماغ دیا ہوتا ہے۔ بڑے ذہین ہوتے ہیں۔ لیکن والدین کی غُربت کی وجہ سے علمی میدان میں موافق وسائل نہ پاتے ہوئے اُن کی اعلیٰ علمی صلاحیتیں بند کی بند رہ جاتی ہیں۔ یہ وہ بنیادی حق ہے جو ہر بچّے کو ملنا چاہیئے۔

اس موقعہ پر ہم حضرت امام جماعتِ احمدیہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے اُس جلیل القدر خطبہ جمعہ کا اقتباس درج کرنا ضروری سمجھتے ہیں جو حضور نے سنہ ۱۹۷۰ء میں اسی موضوع پر ارشاد فرماتے ہوئے واضح فرمایا ہے کہ بچّوں کی اعلیٰ علمی استعدادوں اور صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کے لئے معاشرہ پر ایک بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ حضور انور نے قرآن کریم میں بیان فرمودہ حقوقِ انسانی کا تذکرہ کرتے ہوئے بچّوں کے اِس اہم بُنیادی حق کو بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:—

"قرآن کریم کہتا ہے کہ اللہ رب العٰلمین ہے۔ اللہ نے ہر فرد واحد کو پیدا کیا۔ اور اس میں تمہیں جتنی قوتیں اور قابلیتیں اور استعدادیں نظر آتی ہیں وہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہیں۔ اور اس نے بحیثیت ربّ ہونے کے ان تمام قوتوں اور استعدادوں کی نشو و نما کے سامان پیدا کئے۔ اور ہر شخص جو قوت و استعداد رکھتا ہے، اس قوت اور استعداد کو نشوونما کے کمال تک پہنچانے کے لئے جس چیز کی بھی اُسے ضرورت ہے وہ اس کا حق ہے اور وُہ

(باقی دیکھئے صلا پر)

خطبہ جمعہ

# محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی استعداد خیر خواہی میں بڑی وسعت تھی انسانی زندگی کے ہر شعبہ اور دنیا کے ہر خطہ کا احاطہ کئے ہوئے تھے

## آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ظلم و فساد کو دور کرنے کی کوشش کرو اگر مادی سامان موجود نہ ہوں تو روحانی ذرائع سے کام لو

## آج ہم دنیا میں ہر سو پھیلے ہوئے ظلم و فساد کو روکنے کی طاقت نہیں رکھتے اس لئے دعائیں کرو کہ انسان انسان سے پیار کرنے لگ جائے

## اس قدر دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ ان کے نتیجہ میں بنی نوع انسان کے لئے سکھ اور آپ کے لئے اپنے پیار کی جنتوں کے سامان پیدا کرے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۸ احسان ۱۳۵۸ ہش مطابق ۸ جون ۱۹۷۹ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کی قدرتوں کا جلوہ ہمیں ہر جگہ نظر آتا ہے۔ یہ گرمی کا موسم ہے اور پچھلے چند دنوں سے بڑی شدید گرمی ہو گئی ہے۔ اس کے بہت سے فوائد ہیں۔ یہ مضر کیڑوں کو تلف کرتی ہے۔ بہت ساری فصلوں کے لئے مفید ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس تفصیل میں اس وقت جانے کی ضرورت نہیں۔

لیکن اس وقت جو مختصر سی بات میں اس سلسلہ میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانی جسم کو اس کے ماحول کے ساتھ اس طرح باندھا ہے کہ جس وقت گرمی اور سردی آتی جاتی ہیں تو انسانی جسم کے اندر کے بلینیوں شاید سینکڑوں ایسے نظام ہیں جو اس کے نتیجہ میں اپنے اندر تبدیلی پیدا کرتے ہیں اور اس طرح پر سردی سے گرمی ہو جانے کے نتیجہ میں بہت سی تکلیفوں سے وہ محفوظ ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے

### انسانی جسم کے اندر

ایسا انتظام کیا ہے کہ اس کے اندر جو بہت سے نظام ہیں، سینکڑوں ہزاروں ہوں گے وہ سارے ADJUST کرتے ہیں۔ جوں جوں درجہ حرارت بڑھتا چلا جاتا ہے انسانی جسم کے نظام اس درجہ حرارت کے مطابق کام کرنے کے لائق بننے کے لئے اپنے اندر تبدیلی پیدا کرتے ہیں اور جب گرمی سے سردی آتی ہے تو جوں جوں سردی بڑھتی چلی جاتی ہے۔ انسانی اجسام کے اندر جو نظام اور شعبے ہیں کام کرنے والے، ان شعبوں میں تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ سردی کی شدت میں کام کرنے کے لائق ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ اسی حالت میں رہیں برفانی موسم میں، جس حالت میں کہ اس وقت ہمارا جسم ہے تو سارے ہی بیمار ہو جائیں۔ اور برداشت نہ کر سکیں۔ لیکن بتدریج سردی سے گرمی، گرمی سے سردی ہو جاتی ہے اور بتدریج انسانی جسموں کے اندر سینکڑوں تبدیلیاں پیدا ہوتی چلی جاتی ہیں خدا تعالیٰ کے حکم اور اس کے منشاء کے مطابق۔ لیکن انسان بعض دفعہ غلطی کرتا ہے اور اس کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے اپنی ہی غفلت اور غلطی کے نتیجہ میں۔ دو چار دفعہ مجھے لو لگ گئی جس کو انگریزی میں ہیٹ سٹروک (HEAT STROKE) کہتے ہیں۔ اور جسم اس طرح ایک دو دفعہ لو لگ جائے اسے گرمی تکلیف دیتی ہے بیماری بن جاتی ہے اس کے لئے۔

اس وقت میری یہی کیفیت ہے۔ لیکن یہ تو میرا اپنا گناہ تھا کہ میں نے خیال نہیں کیا۔ اور اذا مرضت۔ میں خود اپنی غفلت کے نتیجہ میں بیمار ہو گیا اور اس کا نتیجہ بھگتتا ہوں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے یہ انتظام کر رکھا ہے، انسان کے جسموں کے اندر کہ (جس طرح تھرمامیٹر کا پارہ گرمی کے ساتھ اونچا اور سردی کے ساتھ نیچا ہوتا ہے) اسی طرح

### انسانی اجسام کے نظام

جو ہیں وہ ADJUST کرتے ہیں، مطابق ہوتے چلے جاتے ہیں گرمی اور سردی کے۔ تا کہ جسم تکلیف نہ اٹھائیں اور ان کے کام کرنے کی قوت جو ہے اس کے اندر کوئی کمزوری نہ پیدا ہو جائے۔ بڑی عظمت ہے ہمارے خدا میں اور اس کی قدرتوں کے جلوے اپنی شان اور وسعتوں کے ساتھ ہمارے سامنے unfold ہوتے ہیں۔ ایک کے بعد دوسرا آتا چلا جاتا ہے۔ اور سائنسدان (جو عقلمند ہیں ان میں سے) وہ یہ اعلان کرتے ہیں کہ ابھی تک ہم نے خدا کی مخلوق کا جو علم حاصل کیا۔ وہ ایسا ہی ہے جیسا کوئی ناخن کے ساتھ دیوار کے ذرا ذرا سے ذرے اتار لے۔ اور سارا قلعہ جو ہے وہ اسی طرح چھپا کھڑا رہے۔ ہمارا علم جو ہے اس نے تو خدا کی کائنات۔ اور اس کی شان اور اس کی قدرتیں جو کائنات کے اندر ہیں، ان کا احاطہ نہیں کیا۔ ہمارے علم میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے اور کبھی بھی انسانی علم خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا احاطہ نہیں کر سکتا۔

### خدا تعالیٰ کی قدرتیں

غیر محدود اور انسان کا علم محدود ہے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی استعداد خیر خواہی (یعنی جو آپ کو خدا تعالیٰ نے یہ صلاحیت دی کہ بنی نوع انسان کی خیر خواہی کریں آپ) میں بھی بڑی وسعت ہے۔ اور انسان کے ہر شعبۂ زندگی کا احاطہ کیا ہوا ہے خیر خواہی نے، اور اس کی ہدایت کے سامان پیدا کئے اور دنیا کے ہر خطہ کا احاطہ کیا اور ہر خطہ کی ضرورتوں کے مطابق انسان کو تعلیم دیدی اور آپ اسوہ بن گئے جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا۔ ہمارے

### افریقہ کے ایک بزرگ

ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوہ لباس کے متعلق یہ ہے کہ جو میسر آئے وہ پہن لو۔ تو یہ اسوہ قائم کر دیا۔ پگڑی بھی پہنی۔ رومال بھی سر پہ باندھا۔ ٹوپی بھی ہر قسم کی پہنی۔ جس قسم کے سر کے بال میسر تھے عرب کو سارے آپ نے استعمال کر لئے۔ اور کسی کو بھی دھتکارا نہیں۔ اسی طرح قمیص کا انہوں نے ذکر کیا اور شلوار اور دھوتی وغیرہ ہر قسم کے حالات میں سے آپ گزرے۔ اور ہر قسم کا لباس استعمال کیا۔ جوتی کے متعلق بھی یہی عمل رہا اور نتیجہ نکالا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ اسوہ ہے کہ جو میسر آئے وہ پہنو۔

میسر میں دو چیزیں ہیں ایک ہے کپڑا۔ ایک ہے ضرورت کے مطابق کپڑا۔ یہ دونوں میسر آنے کے لحاظ سے ہے۔ مثلاً جہاں سردی ہے وہاں اسوہ یہ ہے کہ

## سردی کے مطابق کپڑا پہنو

اور جہاں گرمی ہے وہاں گرمی کے مطابق کپڑا پہنو۔ اسی واسطے اسی کو دیکھو کے ایک بزرگ کے متعلق آتا ہے کہ وہ بڑا قیمتی کپڑا بھی پہنتے تھے۔ لیکن پیار کوئی نہیں کرتے سستے کپڑے سے۔ پیار کپڑا دینے والے سے ہی کرتے تھے۔

بتا میں یہ رہا ہوں کہ جو خیر خواہی کا جذبہ بنی نوع انسان کے لئے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے سینہ میں موجزن تھا، اس کی وسعت کا احاطہ کرنا بھی میرے اور آپ کے لئے ممکن نہیں۔ قیامت تک وہ پھیلا ہوا ہے۔ اور ہر چیز کے متعلق

## زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق

انسان کی ہر ضرورت کے متعلق۔ ہر انسان کی عمر کے مطابق آپؐ نے خیر خواہی کی۔ بچے کو اپنی خیر خواہی سے باہر نہیں چھوڑا۔ بزرگ کو اپنی خیر خواہی سے باہر نہیں چھوڑا۔ مرد کو اپنی خیر خواہی سے باہر نہیں چھوڑا۔ عورت کو اپنی خیر خواہی سے باہر نہیں چھوڑا۔ جو جاندار نہیں ہیں۔ ان کو اپنی خیر خواہی سے باہر نہیں چھوڑا۔ پہلے بھی میں نے بتایا تھا کہ ہر چیز کے حقوق اسلام نے قائم کئے۔ اور ان کی حفاظت کا سامان پیدا کیا۔ اس کے مطابق تعلیم دی۔ اور ہمیں حکم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کے مطابق اپنی زندگی گزاریں۔ یہ ہمارے لئے حکم ہے۔ ہمیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

## ظلم اور فساد کو دور کرنے کی کوشش

کرو۔ ظلم اور فساد پیدا کر کے نہیں بلکہ ظلم اور فساد سے بچتے ہوئے ظلم اور فساد کو دُور کرنے کی کوشش کرو۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر تم ہاتھ سے کسی کو ظلم سے روکنے کے نتیجہ میں ایک اور ظلم پیدا کرنے کا موجب بن جانے کا خطرہ محسوس کرو تو ہاتھ سے ظلم نہ روکو بلکہ دُعا کرو اس وقت۔ اگر مادی سامان تمہارے پاس نہ ہوں یا تم سمجھو کہ اس کے استعمال سے نتائج اچھے نہیں نکلیں گے۔ مادی سامان چھوڑ دو۔ رُوحانی سامان سے کام لو۔ رُوحانی تدابیر کرو۔ اپنے خدا کے حضور جھکو۔ اپنے خدا کے حضور التجا کرو۔ تضرّع سے دُعا کرو۔ کہ اے خدا بنی نوع انسان کی بھلائی کے سامان پیدا کر۔ بنی نوع انسان کی بھلائی ایک قسم کی بھی ہے ہزار قسم کی بھی ہے۔ دُعا کرو کہ ہر قسم کی بھلائی انہیں ملے اور جو فساد اور جو ظلم آپ کو نظر آ رہے ہوں۔ ان کا نام لے کر خدا سے کہو۔

آج کی دنیا میں ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ انسان، انسان سے پیار نہیں کرتا۔ انسان، انسان سے برسرِ پیکار ہے۔ گورا کالے سے لڑ رہا ہے۔ کالا گورے سے لڑ رہا ہے

## رنگ کا امتیاز فساد اور ظلم کا موجب

اور حق تلفی کا باعث بن رہا ہے۔ سفید فام، سیاہ فام سے لڑ رہا ہے جو گندمی رنگ والے ہیں وہ گندمی رنگ والوں سے لڑ رہے ہیں۔ جو افریقہ کے رہنے والے ہیں وہ آپس میں بھی لڑ رہے ہیں۔ عیسائی ہیں وہ عیسائیوں سے لڑ رہے ہیں اور دوسرے مذاہب والے آپس میں ہم مذہبوں سے لڑ رہے ہیں۔

اس وقت انسان، انسان پر ظلم کر رہا ہے۔ انسان، انسان کے لئے تکلیف کے سامان پیدا کر رہا ہے۔ اور

## دکھ پہنچانے کے سامان

پیدا کر رہا ہے۔ اور ہم ہاتھ سے روکنے کی طاقت ہی نہیں رکھتے۔ جماعت احمدیہ کو میں مخاطب کر رہا ہوں۔ اور ہم سے مراد ہے جماعت احمدیہ۔ ہم ہاتھ سے ظلم روکنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ جہاں ہم ہاتھ سے ظلم روکنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ وہاں اس وجہ سے ہم ہاتھ سے ظلم روکنے سے پرہیز کرتے ہیں کہ اس سے بھی اور فساد بڑھنے کا اندیشہ ہے۔ لیکن اگر ہم اس قسم کی دُکھوں کی ایک لمبی فہرست سامنے رکھیں اور دنیا کے ہر خطہ میں انسان، دُکھی انسان ہمیں نظر آئے تو ہم جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف خود کو منسوب کرنے والے ہیں۔ ہم جن کے آقا کے متعلق قرآن کریم میں یہ بیان ہوا کہ

## لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ

کہ ایمان کے تقاضے پورا کر کے جن جنتوں کو انسان حاصل کر سکتا ہے۔ وہ حاصل نہیں کر رہے۔ وہ سُکھ کی جنتیں، وہ آرام کی جنتیں، وہ امن کی جنتیں، وہ ادائیگی حقوق کی جنتیں۔ وہ ان کو حاصل نہیں کر رہے۔ اور تو دُکھ اُٹھا رہا ہے۔ لوگوں کی خاطر اپنی جان دینے کے لئے تیار ہے۔ اس اُسوہ پر عمل کرتے ہوئے

## ہمیں دُعائیں کرنی چاہئیں

کہ اللہ تعالےٰ انسان کو یہ سمجھ عطا کرے کہ وہ انسان سے پیار کرنے لگ جائے۔ انسان کو اللہ تعالےٰ یہ عقل عطا کرے کہ وہ انسان کے حقوق ادا کرنے لگ جائے۔ انسان کو اللہ تعالےٰ یہ اخلاق عطا کرے کہ وہ دوسرے انسانوں کے حقوق غصب کرنے کی کوشش نہ کرے بلکہ ادائیگی حقوق کی طرف متوجہ ہو۔

پس اس وقت میں مختصراً مگر نہایت اہم بات کی طرف جماعت کو توجہ دلا رہا ہوں۔ کہ وہ دُعاؤں کے ساتھ بنی نوع انسان کی خدمت کریں۔ اس قدر دُعائیں کریں۔ کہ خدا تعالےٰ ان دُعاؤں کے نتیجہ میں بنی نوع انسان کے سُکھ کے سامان پیدا کرے اور آپ کے لئے پیار کی جنتوں کے سامان پیدا کرے۔ (الفضل مورخہ ۲۱ جون ۱۹۷۹ء)

# صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کا رُوحانی پروگرام!

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عالمگیر منصوبے کی کامیابی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کے سامنے نفلی عبادات اور ذکر الٰہی کا ایک خصوصی پروگرام رکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے :-

(۱) - جماعتِ احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احبابِ جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں۔ جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

(۲) - دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نمازِ عشاء کے بعد سے لے کر نمازِ فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) - کم از کم سات بار روزانہ سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی جائے۔ اور اس پر غور و تدبر کیا جائے۔

(۴) - تسبیح[1] و تحمید اور درود شریف اور استغفار کا وِرد روزانہ ۳۳-۳۳ بار کیا جائے۔

(۵) - مندرجہ ذیل دُعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں :-

(الف) رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ۔

(ب) اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ

[1] تسبیح و تحمید : سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ
درود شریف : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ۔
استغفار : أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّي مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّأَتُوبُ إِلَيْهِ۔

فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ۱۹۷۱ء میں انعام یافتہ مقالہ

قسط نمبر (۳)

# معبودِ حقیقی

(تحریر: محمد حفیظ بقاپوری)

## دوسرا باب ــــــ "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ"
## توحیدِ باری تعالیٰ کا ثبوت

خدا کی ہستی کے زبردست ثبوت پیش کرنے کے ساتھ قرآن کریم نے خدا کی کامل اور خالص توحید کو نہایت واضح طور پر پیش کیا ہے۔ اس مسئلہ میں قرآن کی جو آیات پر مشتمل آیتیں سورۃ الاخلاص باقی بہت سے طویل طویل دلائل اور براہین پر بھاری ہے ــــ اس میں نہایت صفائی اور بڑی جامعیت کے ساتھ اس مسئلہ پر روشنی ڈالی گئی ہے فرماتا ہے :۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۞ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۞ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۞ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۞

اس آیت میں "قُلْ" کا لفظ رکھ کر اس اہم عقیدے کا خوب اعلان کرنے کا ارشاد کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تم کہہ دو کہ خدا کی ہستی کے متعلق تم جو مختلف خیالات رکھتے ہو قسم قسم کی تعبیریاں ایجاد کرتے ہو۔ طرح طرح کے فلسفے اور نکتے معلوم کرتے ہو وہ سب ڈھکوسلے ہیں۔ خدا کے متعلق جو یقینی اور قطعی بات ہے یہی ہے کہ ــــ "اَللّٰهُ اَحَدٌ" ــــ اس کی ذات ایسی ہے کہ ہر رنگ میں اور ہر طرح اپنے وجود میں ایک ہی ہے۔ نہ وہ کسی کی ابتدائی کڑی ہے نہ آخری۔ نہ کسی کے مشابہ ہے نہ کوئی اس کے مشابہ۔

اس جگہ قرآن کریم کا استعمال کردہ لفظ اَحَدٌ خاص طور پر قابلِ غور ہے جو اپنے اندر عجیب خصوصیت رکھتا ہے اور وہ یہ کہ اس رنگ میں کسی قسم کی دوئی کا خیال نہیں پایا جاتا۔ باقی سب ہندسوں میں دوئی کا خیال پایا جاتا ہے حتیٰ کہ واحد میں بھی اور اوّل میں بھی دوئی پائی جاتی ہے۔ واحد کے معنے ہیں پہلا یعنی دوسروں کی نسبت پہلا۔ اور نسبت دوئی کا تقاضا کرتی ہے۔ جو واحد ہے وہ دلالت کرتا ہے کہ دوسرے ہوں۔ مگر اَحَدٌ کے معنی ایک ہیں اور ایک دوسرے کی نفی کرتا ہے یہ عربی اور اردو کے الفاظ ہیں جو بنیادی وحدت اور رنگ ذاتی کا فرق ہے۔ وہ اس جگہ بھی ملحوظ ہونا چاہیئے اگرچہ احد کے معنے اردو میں "ایک" کئے جاتے ہیں لیکن پھر بھی عربی کا پورا مفہوم جس میں سبھی پہلو ہوں پورے طور پر "ایک" کے لفظ میں نہیں آسکتا۔

اس کے بعد کہا اَللّٰهُ الصَّمَدُ۔ اللہ کسی کا محتاج نہیں بلکہ باقی سب چیزیں اس کی محتاج ہیں گویا یہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کے دعوے کی دلیل ہے اس طرح کہ :۔ صمد ہونے کے لحاظ سے جب ساری چیزیں اس کی محتاج ہیں اور وہی سب کام پورے کرتا ہے تو پھر کسی اور "رب" کی ضرورت ہی کیا رہ جاتی ہے۔ لیکن اگر اس کے باوجود کسی اور کو رب تسلیم کیا جائے اور اسے بعض قسم کی ضروریات پورا کرنے والا سمجھا جائے تو ماننا پڑے گا کہ وہ لغو خدا ہے اور ظاہر ہے کہ وہ خدا جو لغو ہے کامل خدا نہیں ہو سکتا جب لغو چیز بیکار ہوتی ہے تو لغو خدا کی کیا قیمت ہو سکتی ہے اس لئے قرآن کریم نے کہا جب ایک ہی خدا ساری چیزیں پیدا کرتا ہے اور وہی ہر چیز کی احتیاجوں کو پورا کرتا ہے تو کسی اور سے ان احتیاجوں کو وابستہ کرنا لغو ہے۔

اس کے بعد فرمایا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ اسے کسی نے جنا ... توالد و تناسل کی کمزوریوں سے اس کی ذات منزہ ہے

اس کے بعد سورۃ شریفہ کی آخری آیت میں ایک اور اہم بات بتائی کہ اگر کوئی ہستی پیدا نہ ہوئی اور آگے بھی اس نے کسی کو پیدا نہ کیا ہو تو یہ شبہ باقی رہ جاتا ہے کہ شاید ایسی ہی کوئی اور ہستی بھی موجود ہو اس لئے اس شبہ کا ازالہ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ میں کیا اور بتایا کہ صرف یہی نہیں کہ خدا کسی کا بیٹا نہیں یا خدا کا آگے کوئی بیٹا نہیں بلکہ اس کا مماثل اور مشابہ بھی کوئی نہیں۔

اس کی دلیل قرآن مجید میں دوسری جگہ اس طرح دی گئی ہے کہ

لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا

(الانبیاء رکوع ۲)

فرمایا کہ اگر دو مماثل ہستیاں ہوتیں تو دنیا میں فساد پڑ جاتا کیونکہ دو مماثل ہستیاں ہونے کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ ان مماثل ہستیوں میں سے ایک بیکار ہے ظاہر ہے کہ دونوں ہی ایک سا کام کرتی ہوں تو پھر دوسری کی ضرورت ہی کیا ہے ایک ہی کافی ہے۔

اسی مضمون کو قدرے تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے :

مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۞

(المؤمنون آیت ۹۲ پارہ نمبر ۱۸)

اللہ نے نہ کسی کو بیٹا بنایا اور نہ اس کے ساتھ کوئی دوسرا معبود ہے اگر ایسا ہوتا تو ہر معبود اپنی پیدا کی ہوئی اشیاء کو الگ کر کے لے جاتا۔ اور پھر ان معبودوں میں سے بعض بعض پر غلبہ پا لیتے اور بڑا فساد برپا ہو جاتا اس لئے اللہ کی ذات ان تمام باتوں سے پاک ہے جو اس کا بیٹا ہونے یا اس کے ساتھ الوہیت میں کسی دوسرے کے شریک ہونے میں بیان کئے جاتے ہیں۔

اس دوسری آیت سے یہ امر بھی واضح ہو جاتا ہے کہ اگر ایک سے زیادہ مماثل ہستیاں ہوں تو وہ متوازی منصوبے بھی دنیا میں چلائیں گی اس طرح لازماً دنیا کا ایک حصہ کسی اور طرف جا رہا ہوتا اور دوسرا حصہ کسی اور طرف، لیکن ایسا نہیں ہے کیونکہ ساری دنیا میں ہمیں ایک ہی قانون چلتا نظر آ رہا ہے یہی وجہ ہے کہ جو قانون سورج پر جاری ہے وہی زمین پر بھی جاری ہے اور وہی ماوراء ہما بھی جاری ہے جب ایک ہی قانون ساری دنیا میں جاری ہے تو ایک سے زیادہ مماثل ہستیاں جو ایک سی طاقت رکھتی ہوں کا وجود باطل ہوا اور اللہ کی توحید حق ثابت ہوئی ــــ!!

## توحیدِ باری تعالیٰ کا مسئلہ اور فطرتِ انسانی

پھر یہ بھی ایک حقیقتِ مثبتہ ہے کہ توحید باری کا مسئلہ فطرتِ انسانی میں مرکوز ہے اسی فطرتی آواز کا لحاظ رکھتے ہوئے قرآن کریم کہتا ہے :۔

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا

(البقرہ آیت ۲۰۱ پ ۲)

اللہ کو اسی طرح یاد کرو جس طرح تم اپنے باپ دادوں کو یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ دلبستگی سے یاد کرو۔

اب دیکھو دنیا میں کوئی بھی ذی ہوش، باغیرت انسان ایک سے زیادہ باپوں کی طرف اپنے تئیں نسبت دینا پسند نہیں کرتا فطرتِ انسانی دھکے دیتی ہے کہ اس کے ایک سے زیادہ باپ ہوں اور ان کی طرف اس کو نسبت دی جائے۔ !! انسان کی اسی فطرتی غیرت کو اپیل کرتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح تم اپنے باپ دادا کی طرف اپنے تئیں نسبت دیتے وقت اس قدر غیرت مند ہو تو جس ذات کے ہاتھ کی تم سب صنعت ہو اس کی غیرت بھی اپنے مماثل کو برداشت نہیں کرتی اسی طرح صحیح فطرتِ انسانی تقاضا کرتی ہے کہ ایک عورت کا رشتہ ایک ہی خاوند کے ساتھ تعلقِ زوجیت ہو کوئی غیرت مند مرد اس بات کو برداشت نہیں کر سکتا کہ اس کی بیوی اس کے سوا کسی دوسرے مرد کے ساتھ ایسے ہی تعلقات رکھے ــــ چونکہ تمام انسانوں میں قوتِ متاثرہ پائی جاتی ہے اور بمقابلہ انسان کے خدا کی ذات قوتِ مؤثرہ کی مالک ہے۔ اس لئے لازم ہے کہ مخلوق اور خالق کے رشتہ میں انسان کی اس فطری آواز کا لحاظ رکھا جائے اور ذاتِ باری تعالیٰ کی توحید کو مان لیا جائے ــــ!!

یہ دو مثالیں جو فطرتِ انسانی کی صحیح ترجمانی کرتی ہیں اس کو قرآن کریم میں شرک کے خلاف توحید کے حق میں بطور دلیل پیش کر کے انسانی ضمیر کو جھنجھوڑا گیا ہے اور اسے توحیدِ باری کے معقول عقیدے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جیسے فرمایا :-

ضَرَبَ لَكُمْ مَثَلًا مِّنْ أَنفُسِكُمْ هَل لَّكُم مِّن
مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُم مِّن شُرَكَاءَ فِي مَا رَزَقْنَاكُمْ
فَأَنتُمْ فِيهِ سَوَاءٌ تَخَافُونَهُمْ كَخِيفَتِكُمْ
أَنفُسَكُمْ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝

(الرّوم ع آیت ۲۷
پارہ ۲۱)

اس نے تمہارے سمجھانے کے لئے تمہاری ہی جنس کی ایک کیفیت بیان کی ہے جو یہ ہے کہ تمہارے کچھ غلام ہوں۔ کیا تم ان غلاموں کو اپنے مال و دولت میں اسی طرح شریک و سہیم کرنے کو تیار ہو کہ ان کا اور تمہارا حصہ برابر کا ہو جائے۔ بلاشبہ ایسا کرتے وقت تم ان غلاموں سے اسی طرح ڈرتے ہو جس طرح اپنے آپ سے ڈرتے ہو مطلب یہ کہ جس طرح ان کو مال سپرد کرنے سے پہلے تم اپنے ملک میں پورے مختار تھے جتنا چاہتے تھے اپنے اوپر خرچ کر سکتے تھے۔ کیا تم اپنے غلاموں کو ان اموال پر اتنا ہی قبضہ دے دیا کرتے ہو کہ پھر تم ڈرنے لگو کہ معلوم نہیں یہ ہمیں کچھ کھانے کو دیں گے یا نہیں اور تمہارے قبضہ کی کوئی علامت باقی نہ رہتی ہو۔

انسانی نفسیات کی یہ کیفیت واضح کرنے کے بعد آگے چل کر فرماتا ہے :-

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي
فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَٰلِكَ
الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝
مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا
تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا
دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ
فَرِحُونَ ۝

(الرّوم آیت ۳۲-۳۱ ع پ ۲۱)

پس تو اپنی ساری توجہ اس طریقِ عبادت کے لئے مخصوص کر دے کہ تجھ میں کوئی کجی نہ ہو اللہ کی پیدا کی ہوئی فطرت کو مدّ نظر رکھو جس صحیح فطرت پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی یہی قائم و دائم طریق ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے —— پس اے قرآن کے مخاطب تو طریقِ فطرت کو اختیار کر۔ اسی خدا کی طرف جھک اور اسی کا تقویٰ اختیار کر ——!

—— اسی کی طرف کامل طور پر جھکتے ہوئے تقویٰ پر قدم مارو اور نمازیں ادا کرو اور ان مشرکوں میں سے مت بنو جو اپنے مشرکانہ عقائد کی وجہ سے کبھی ایک نقطہ پر جمع نہیں ہوتے بلکہ انہوں نے اپنے دین کو پراگندہ کر دیا اور خود بھی مختلف گروہوں اور فرقوں میں بٹ گئے اور پھر اس خیال سے خوش ہیں کہ جو کچھ ہم نے لیا ہے وہ ہی بہتر ہے۔

پس عالم انسانی کا اتحاد (جسے وقت کی اہم ضرورت سمجھا گیا ہے) مشرکانہ عقائد کے ہوتے عمل میں آنا ممکن نہیں۔ یہ اتحاد توحیدِ باری تعالیٰ پر ہی ہو سکتا ہے۔ ایک نقطہ پر صرف توحید پرست ہی جمع ہو سکتے ہیں۔ اس کی مثال اس طرح بھی دی جا سکتی ہے کہ اپنے آپ کو مختلف حکومتوں کے باشندہ کہنے والے کہیں اکٹھے نہیں ہو سکتے ان سب کے اکٹھا ہونے کے لئے ضرورت ہے کہ سبھی اپنے آپ کو ایک حکومت کا شہری قرار دیں اور سب ایک ہی حکومت اور قانون کو نافذ سمجھ کر اس کی اطاعت کریں۔ اس لئے توحیدِ باری تعالیٰ کا ہی عقیدہ نوع انسان کے اتحاد کا حقیقی اور اصل ذریعہ ہے۔ جس سے سارے عالم انسانی پر خدائے واحد و یگانہ کی حکومت کا قانون اگر سمجھتے ہوئے سب بنی نوع انسان متحد ہو جائیں —— یہی وہ چیز ہے جس کی اس وقت سارے عالم انسانی کو بے حد ضرورت ہے اور اس سے دنیا کی تفرقہ بازی اور اختلاف ختم ہو سکتے ہیں۔ دیگر ہر قسم کے ذرائع غیر حقیقی اور غیر سُود مند ہیں۔

## امنِ عالم اور توحید کا مسئلہ

علاوہ اس کے خدا کو ایک ہی ماننے کے نتیجہ میں دنیا کے اندر حقیقی اور پائیدار امن پیدا ہو سکتا ہے۔ باہمی مناقشات ختم ہو جاتے ہیں سب۔ اس کی مثال اس گھر کی ہے جس کے بچے آپس میں لڑتے جھگڑتے ہیں۔ ایک دوسرے کا گریبان چاک کرتے اور مار پیٹائی کرتے ہیں۔ لیکن ماں باپ کے اچانک ادھر آ جانے سے سب جھگڑے ختم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اسلام نے "اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ" کا نظریہ پیش کیا کہ تمام مخلوق خدا کے کنبہ کی مانند ہے۔ جب جمیع بنی نوع انسان ایک ہی کنبہ کے فرد ٹھہرے تو نہ کسی ایک خطہ کے رہنے والوں کو کسی نوع کی برتری حاصل ہوئی اور نہ کوئی دوسرا طبقہ پہلے سے فروتر قرار پایا۔ بلکہ مشرقی اور مغربی دنیا کے باشندوں کے برابر کے حقوق قائم ہوئے اور دنیوی منافع میں سب ہی برابر کے شریک اور حق دار ہیں —— جو کوئی کسی دوسرے طبقہ کے حقوق پر چھاپہ مارے گا خدائے ذوالجلال جو بمنزلہ باپ کے ہے وہ زیادتی کرنے والے کو سزا دے گا اور مظلوم کو ظالم سے اس کا حق پورا پورا دلائے گا۔ اس صورت میں اول تو موقع کسی خصومت کا آنا ممکن نہیں اور اگر آ بھی جائے تو خدائے قادر و توانا کی قدرت و سطوت کسی کو زیادہ دیر تک ظلم و تعدی کرنے کی اجازت نہیں دے سکتی اور ظالم جلد ہی اپنے کئے کو پا لیگا۔

پس عقیدہ توحید باری تعالیٰ جہاں عقلِ انسانی، فطرتِ انسانی کو اپیل کرتا ہے۔ وہاں اقوامِ عالم کے حقیقی اتحاد اور پائیدار امن کی بنیاد بھی بن سکتا ہے۔ جس کی اس وقت پُر فتن دنیا کو بڑی ضرورت ہے۔

(مسلسل)

# جاپان میں جماعت احمدیہ کے مبلّغ کو خدمتِ قرآن کی اہم سعادت

## ٹیلی ویژن پر قرآن حکیم کے بارے میں ایک فروگزاشت کی تصحیح

جاپان کی سرزمین پر جماعتِ احمدیہ کے مبشر اسلام کی کوشش سے ٹیلی ویژن پر جلی حروف میں بتایا گیا کہ قرآن کریم کا ایک ایک لفظ الہام الٰہی ہے اور اس میں حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی اپنا لفظ شامل نہیں۔ جماعتِ احمدیہ کے مبشر اسلام مکرم عطاء المجیب صاحب راشد کو قرآن کریم کی یہ مقدس ترین خصوصیت بیان کرنے کا موقع اس طرح ملا کہ انہوں نے ۶ رمئی ۱۹۷۹ء کو جاپانی ٹیلی ویژن پر ایک مشہور پروگرام میں جو کہ سوال و جواب کا پروگرام تھا یہ دیکھا کہ پروگرام کے کمپیئر نے ایک سوال پوچھا کہ "اسلام کی مقدس کتاب جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے الفاظ کا مجموعہ ہے اس کا نام کیا ہے؟" جواب دینے والے نے 'قرآن' کہا اور پروگرام میں اس کا جواب درست قرار دیا گیا اس پر مبشر اسلام مکرم راشد صاحب نے فوری طور پر ٹی۔ وی والوں سے رابطہ قائم کیا اور انہیں بتایا کہ ان کے سوال میں غلطی ہے کیونکہ اسلام کی مقدس کتاب (جس کا نام قرآن درست قرار دیا گیا ہے) اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا کوئی لفظ نہیں بلکہ یہ سارے کا سارا الہامی اور خدائی کلام ہے اس پر اس پروگرام کے ڈائریکٹر نے اوساکا سے ٹیلیفون پر مکرم راشد صاحب سے گفتگو کی اور ان کے موقف کو درست قرار دیا اور وعدہ کیا کہ وہ آئندہ پروگرام میں اس کی تصحیح کر دیں گے چونکہ یہ پروگرام ٹیلی کاسٹ ہونے سے کئی ہفتے قبل ریکارڈ ہو جاتے ہیں اس لئے زبانی اعلان کی صورت میں قریب ترین پروگرام میں اس کی تصحیح ممکن نہیں تھی چنانچہ پروگرام ڈائریکٹر نے تجویز کیا کہ آئندہ پروگرام میں لکھے ہوئے اعلان کی صورت میں اس کی تصحیح کر دی جائے گی چنانچہ ۲۰ رمئی کے پروگرام میں دورانِ پروگرام تحریر کے ذریعہ اس غلطی کی تصحیح کی گئی اور اس کی معذرت کی گئی اور دو فقرات کے ذریعے جو کافی دیر تک ٹی۔ وی کی سکرین پر نمایاں رہے یہ بتایا گیا کہ :

"قرآن کریم سارے کا سارا اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی لفظ شامل نہیں"۔

اس طرح یہ تصحیح ٹی۔ وی کے وسیع نیٹ ورک کے ذریعے لاکھوں افراد کی نظر سے گزری اور جماعت احمدیہ کو اسلام اور قرآن کی ایک اہم خدمت کی سعادت ملی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

**درخواستِ دُعا :** میرے والد محترم مولوی عبدالحق صاحب مبلغ سلسلہ کے منہ پر اچانک لقوے کا حملہ ہوا تھا۔ اب قدرے افاقہ ہے کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار : امۃ النصیر بُشریٰ قادیان۔

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۸ء

قسط نمبر ۱۱

# کسرِ صلیب

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مدراس

۱۹۷۸ء کا سال مذہبی دنیا میں بہت بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ وہی سال ہے جس میں عیسائی دنیا میں ایک بہت بڑی ہلچل اور عیسائیت کی عمارت میں ایک بہت بڑا [illegible] پیدا ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی تکمیل کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ برطانیہ کی طرف سے مورخہ ۲/۳/۴ جون کو ان لندن میں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دجال کے ساتھ آخری معرکہ کا الہاموں میں ذکر آتا ہے یعنی عیسائیوں کے عظیم الشان مرکز لندن میں ایک نہایت شاندار اور بہت ہی کامیاب کسرِ صلیب کانفرنس منعقد ہوئی جس میں زبردست اور ناقابلِ تردید [illegible] دلائل کے ساتھ یہ حقیقت واضح کی گئی کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے اور عیسائیوں کی نجات عیسائی کفارہ میں نہیں بلکہ قبولیتِ اسلام میں ہے۔

اس کانفرنس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ کاسرِ صلیب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ اور آپ کے خلیفہ ثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نفسِ نفیس اس کانفرنس میں شرکت فرما کر دنیا کے سامنے کسرِ صلیب کی اہمیت واضح فرمائی۔

اس عظیم الشان کانفرنس کے متعلق امریکی اندازے کے مطابق چودہ کروڑ انسانوں تک ساری آواز پہنچ گئی جس کے نتیجہ میں عیسائی حلقوں میں بہت بڑی گھبراہٹ اور [illegible] پیدا ہوئی اس اثر کو زائل کرنے کے لئے برٹش کونسل آف چرچز کی طرف سے دوستانہ ماحول میں حضرت مسیح کے صلیبی واقعہ پر ایک مناظرہ کرنے کی دعوت جماعت احمدیہ کو دی گئی۔

[illegible] امام [illegible] نے اس دعوت مناظرہ کو قبول فرماتے ہوئے یہ تجویز بھی پیش فرمائی کہ اس قسم کا مناظرہ طرفین کے منظور و مقبول شرائط اور [illegible] عیسائیوں کے روحانی راہنما پوپ کے دارالخلافہ روم اور عیسائی مرکز لندن کے علاوہ مغربی افریقہ و ایشیا کے ایک ایک دارالحکومت میں اور اسی طرح [illegible] چار جگہوں میں بھی منعقد ہونا چاہئے۔

لیکن سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس [illegible] تجویز [illegible] آج تک عیسائیوں کی طرف سے کوئی جواب نہیں ملا۔ یہ اسلام کے مقابل پر عیسائی دنیا کے اعترافِ شکست کا ایک بیّن ثبوت ہے۔

گویا کہ یہ کانفرنس اسلام کی عالمگیر فتح کی طرف ایک اہم قدم ثابت ہوا ہے۔ اس کانفرنس کے بعد بین الاقوامی سطح پر اخبارات دنیا میں جو چرچے ہو رہے ہیں اور نئے [illegible] قسم کی جو تحقیقات ہو رہی ہیں بتا رہی ہیں کہ وہ دن دور نہیں جبکہ صلیبی مذہب کی حقیقت واضح طور پر دنیا کے سامنے آ جائے گی اور مسلمانوں کی بھی آنکھیں کھل جائیں گی۔ جو اب بھی آسمان کی طرف ٹکٹکی باندھے Waiting Room میں عیسیٰ کی آمد کے منتظر بیٹھے ہیں۔

اس موقع پر ایک بات کی وضاحت ضروری سمجھتا ہوں کہ بعض لوگوں کے دلوں میں یہ شک و شبہ پیدا ہو رہا ہے کہ جماعت احمدیہ حضرت مسیح کے صلیبی واقعہ پر جبکہ گذرے قریباً دو ہزار سال ہو رہے ہیں کیوں دلچسپی لے رہی ہے اور کیوں مسیح کی وفات ثابت کرنے کے لئے کیوں [illegible] چیں ہے۔

اس سوال کے جواب کے لئے میں آپ کو اس صدی کے ابتدائی ایام کی طرف لے جانا چاہتا ہوں جبکہ دنیا کے تمام مذاہب کا اور خصوصاً عیسائیت کا یہ نصب العین تھا کہ مذہبِ اسلام کو صفحۂ ہستی سے ہمیشہ کے لئے مٹا دیا جائے۔ پادریوں کو اپنے مقصد کی تکمیل اور کامیابی پر اتنا پختہ یقین پیدا ہو گیا تھا کہ وہ یہاں تک دعویٰ کرنے لگے تھے کہ قاہرہ دمشق اور طہران کے [illegible] خداوند یسوع مسیح کے غلام ہے یعنی عیسائیوں اور ان کے پادریوں سے بھرے نظر آئیں گے۔ ان اسلامی ممالک میں ایک مسلمان بھی نظر نہیں آنے کا حتیٰ کہ کعبۃ اللہ تک عیسائیت کی جھنکار پہنچ جائے گی اور مکہ مقدسہ اور خانۂ کعبہ میں بھی صلیب نصب کی جائے گی۔ عیسائی مشنری اپنی کامیابیوں کو دیکھ کر یہاں تک دعویٰ کر بیٹھے تھے۔

"All the Progress which the 19th Century has achieved [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]"

([illegible] 78 [illegible])

یہ وہ تمام ترقی جو عیسائیت کو انیسویں صدی میں حاصل ہوئی ہے وہ بہت سے عیسائیوں کے نزدیک ان فتوحات کی [illegible] ایک جھلک ہے جو عیسائیت کو بیسویں صدی میں ملنے والی ہے۔

اس کے بالمقابل اسلام اور مسلمانوں کا جو نقشہ عیسائیوں نے خود کھینچا ہے وہ اس طرح کا ہے جیسا کہ پادری عماد الدین نے خود لکھا

"محمدی مذہب کے لئے اگرچہ ایک صورت تو ہے مگر اس میں جان ہرگز نہیں اس لئے کہ وہ ایک مردہ دین ہے یا ایک پتلا ہے جو آدمی نے بڑی کاریگری سے بنایا مگر اس میں جان نہ ڈال سکا۔"

(تعلیم محمدی صفحہ ۲۵ مطبوعہ ۱۸۸۰ء)

گویا کہ ایک طرف اسلام اور مسلمانوں کی یہ حالت تھی تو دوسری طرف پادریوں کو اپنی جاہ و جلال۔ دنیاوی اقتدار اور حکومتِ برطانیہ کی مدد اور نصرت کے بل بوتے اپنی کامیابیوں پر پورا یقین [illegible] تھا لیکن وہ خدا جس نے اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ کہہ کر مذہبِ اسلام کو ساری دنیا کے لئے قیامت تک واحد برحق مذہب قرار دیا تھا کیا وہ اس مذہب کے لئے تباہ و برباد ہونے دیگا اور توحید پرست مسلمانوں کو تثلیث کا پجاری بننے دیگا؟ نہیں ہرگز نہیں۔

ذرا غور فرمائیے آج سے ۱۴ سال قبل حضرت مخبر صادق صلعم کو یہ اس زمانہ کے متعلق یہ بشارت بھی دی تھی کہ ساری دنیا [illegible] اسلام کا غلبہ اور اس کا بول بالا ہوگا۔ [illegible] آپ فرماتے ہیں:

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدْلًا فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْحَرْبَ

مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم میں ضرور مسیح نازل ہوں گے جو حکم اور عدل بن کر آئیں گے۔ اور صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کر دیں گے۔ اور جنگ و جدال کو موقوف کر دیں گے۔

(بخاری کتاب بدء الخلق باب نزول عیسیٰ ابن مریم)

اس [illegible] زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک عظیم الشان کام یکسر الصلیب [illegible] سے ہرگز یہ مراد نہیں [illegible] صلیب کو توڑتے پھریں گے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب عیسائیوں کو ان کے مذہب کا بطلان معلوم ہو جائے گا تو وہ خود بخود اپنے گلے سے صلیب کا طوق اتار کر پھینک دیں گے جیسا کہ صحیح بخاری کی شرح میں مشہور شارح علامہ بدر الدین العینی فرماتے ہیں:۔

اَلْمُرَادُ بِکَسْرِ الصَّلِیْبِ اِظْہَارُ کِذْبِ النَّصَارٰی

(عینی علی البخاری جلد ۵ صفحہ ۵۸۴)

پس اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود کا ظہور صلیبی مذہب کے عروج و غلبہ کا وقت ہوگا اور آپ آ کر صلیبی مذہب کا بطلان ثابت کریں گے۔

اب کاسرِ صلیب کا ظہور کب ہوگا؟ اس کے متعلق ساری یہودیوں کے لٹریچر میں [illegible] ہے کہ وہ آدم کے چھٹے ہزار کے آخر میں ظاہر ہوگا۔ دیکھو

(Encyclopedia Britannica 1969.)

چنانچہ خدا تعالیٰ نے عین موقع پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کاسرِ صلیب بنا کر مبعوث فرمایا آپ نے نہایت عظیم الشان کامیابی کے ساتھ کسرِ صلیب کا عظیم کام سر انجام فرمایا۔ اور آج بھی جو جدید تحقیقات اور انکشافات نظر آ رہی ہیں وہ سب کی سب اسی کسرِ صلیب کی کڑیاں ہیں جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"پس ضرور تھا کہ آسمان [illegible] امور اور ان شہادتوں اور ان قطعی یقینی ثبوتوں کو ظاہر کرتا جب تک مسیح موعود دنیا میں [illegible]

آنا اور ایسا ہی ہوا اور اب سے جو موعود ظاہر ہوا ہر ایک کی آنکھ کھلے گی اور غور کرنے والے غور کریں گے۔ کیونکہ خدا کا مسیح آگیا..... اب ہر ایک سعید رُوح کو فہم عطا کیا جائے گا اور ہر ایک رشید کو عقل دی جائے گی کیونکہ جو چیز آسمان میں چمکتی ہے وہ ضرور زمین کو بھی منور کرتی۔ مبارک وہ جو اس روشنی سے حصہ لے۔"

(مسیح ہندوستان میں)

اب آئیے کہ دیکھیں کہ حضرت مسیح موعود نے کس رُوحانی حربہ سے صلیب کو توڑ کر رکھ دیا ہے۔

عیسائی مذہب کا بُنیادی عقیدہ یہ ہے کہ حضرت آدم اور حوّا نے جنّت کا ممنوعہ پھل کھا کر گناہ کیا تھا اور یہ گناہ تمام نسلِ انسانی میں سرایت کر گیا۔ اس وجہ سے ہر بچہ اپنے ناکردہ گناہوں کا طوق گلے میں ڈال کر ہی پیدا ہوتا رہا۔

اب خدا کے عدل کا یہ تقاضا ہے کہ وہ ہر گناہ گار کو سزا دے مگر اس کا رحم یہ تقاضا کر رہا ہے کہ اُسے سزا نہ دی جائے اور لعنتی بننے سے بچالے۔ اس طرح خدا تعالیٰ کا جو دان دونوں متضاد تقاضوں یعنی عدل اور رحم کے درمیان ایک عرصہ تک کشمکش میں رہا اور آدم کے بعد چار ساڑھے چار ہزار سال تک اس مخمصہ میں مبتلا رہنے کے بعد بالآخر خدا تعالیٰ کو یہ ترکیب سُوجھی کہ اپنے بے گناہ اور اکلوتے بیٹے کو دنیا میں بھیجا اور ساری دنیا کے آدم زادوں کے گناہوں کو ان کے سر پر تھوپ دیا اور ان سب کی طرف سے لعنت کا طوق یسوع کے گلے میں ڈال دیا اور لعنت کا طوق لے کر صلیب کے ذریعہ لعنتی موت سے مار ڈالا۔

چنانچہ پولوس نے لکھا ہے:۔

"مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے۔"

(گلتیوں ۳:۱۳)

اب ان عیسائیوں سے کوئی پوچھے کہ اگر خدا نے یہ تمام پاپڑ بیل اس لئے کیا تھا کہ اپنے عدل اور انصاف کو دنیا میں قائم کرے لیکن یہ کہاں کا عدل و انصاف ہے کہ گناہ گاروں کو چھوڑ کر بے گناہ یسوع مسیح کو صلیبی موت کی لعنت سے دوچار کرے کیا یہی خدا کے رحم کا تقاضا ہے۔ اسی طرح اگر ہم عیسائیت کے بنیادی عقائد یعنی تثلیث الوہیت مسیح اور مسئلہ کفارہ پر غور کریں تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ موجودہ عیسائیت ساری کی ساری مختلف اُلجھنوں اور تضادوں کا مجموعہ ہے۔

موجودہ عیسائیت کی بُنیاد حضرت مسیح کی صلیبی موت اور دوبارہ جی اُٹھنے پر مبنی ہے۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے تو صلیبی موت کے بعد ان کے دوبارہ جی اُٹھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس صورت میں موجودہ عیسائیت ہی ختم ہو کر رہ جاتی جیسا کہ پولوس رسول نے خود کہا ہے:۔

"اگر مسیح جی نہیں اُٹھا تو ہماری منادی بھی بے فائدہ اور تمہارا ایمان بھی بے فائدہ۔"

(کرنتھیوں ۱۵:۱۴)

اسی طرح عیسائیت کے ایک مشہور امریکن منّاد ڈاکٹر ایس۔ ایم زویمر لکھتے ہیں:

"If our belief in the death of Christ on the cross is wrong then the whole of Christianity is a false."

یعنی اگر یسوع مسیح کی صلیبی موت کا ہمارا عقیدہ غلط ثابت ہو جائے تو ساری عیسائیت باطل اور جھوٹی ہو کر رہ جاتی ہے۔

چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اہل صلیب کو ان کی شہ رگ سے پکڑا اور نہایت جلال کے ساتھ یہ اعلان فرمایا:

"تم اپنے ان تمام مناظرات کا جو عیسائیوں سے تم کو پیش آتے ہیں پہلو بدل لو اور عیسائیوں پر یہ ثابت کر دو کہ درحقیقت مسیح ابن مریم ہمیشہ کے لئے فوت ہو چکا ہے..... جب تم مسیح کا مُردوں میں داخل ہونا ثابت کر دو گے اور عیسائیوں کے دلوں میں نقش کر دو گے تو اس دن سمجھ لو کہ آج عیسائی مذہب دنیا سے رخصت ہوا۔"

(روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۰۲)

(باقی)

# آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ آئندہ ماہ کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ بدر اخبار کے ذریعہ یا بذریعہ دوبارہ آپ کی خدمت میں تحریر ہے کہ اپنے ذمہ کا چندہ اخبار بدر اپنی پہلی فرصت میں ادا کریں تاکہ آئندہ آپ کا نام اخبار بدر میں رہ سکے۔

مینیجر اخبار بدر قادیان

| نمبر خریداری | اسماء خریداران | نمبر خریداری | اسماء خریداران |
|---|---|---|---|
| ۱۰۱۳ | مکرم ابو الاکرم حبیب کانیکٹ | ۱۶۷۹ | مسز شمیم بیگم |
| ۱۱۱۱ | ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین سکندر آباد | ۱۶۸۰ | شکیل احمد صاحب |
| ۱۱۳۴ | ڈی محمد ادوانی | ۱۶۸۱ | سلیم احمد صاحب |
| ۱۱۵۰ | ناصر احمد صاحب سنگنڈہ | ۱۶۸۲ | ابن اسمٰعیل صاحب |
| ۱۱۶۳ | چوہدری محمد ابراہیم صاحب اینڈ عبد الحفیظ | ۱۶۸۳ | کے اسمٰعیل صاحب |
| ۱۱۸۵ | محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی | ۱۶۹۲ | عائشہ عظیم صاحبہ |
| ۱۱۹۱ | شیخ محمد امام صاحب محبوب نگر | ۱۷۰۸ | مولوی محمد یونس صاحب |
| ۱۲۱۹ | سردار سوہن سنگھ ایم اے جالندھر | ۱۷۱۱ | محمد امام صاحب غوری |
| ۱۲۲۳ | خواجہ عبد الواحد انصاری حیدرآباد | ۱۷۱۴ | عبد الغفور صاحب بی اے |
| ۱۲۲۴ | محمد احمد صاحب غوری حیدرآباد | ۱۷۲۴ | غلام حمید الدین صاحب |
| ۱۲۶۰ | مکرم فیض احمد صاحب ششخہ | ۱۷۳۷ | مکرم محمد افضل صاحب |
| ۱۲۶۸ | عبد الحمید شریف صاحب ساگر | ۱۷۴۲ | مکرم محمد اسلم صاحب |
| ۱۳۱۴ | بابو تاج الدین صاحب بھون | ۱۷۹۶ | میسرز پریذیڈنسی برڈرکس |
| ۱۳۲۱ | ظہیر احمد صاحب کاماریڈی | ۱۸۰۷ | ایڈیٹر سیاست |
| ۱۳۴۷ | عبد المطلب خان صاحب کیرنگ | ۱۸۰۸ | نور محمد الدین |
| ۱۳۴۸ | محمد حلیم صاحب ٹیلر ماسٹر کلکتہ | ۱۸۲۶ | ایس اے منیر |
| ۱۳۷۷ | شمس الرحمٰن صاحب ڈھاکہ | ۱۸۴۳ | الحاج عبد المجید احمدی |
| ۱۳۸۹ | مکرم ایم مشتاق احمد صاحب چوکی حسن | ۱۸۷۵ | بشیر احمد خان صاحب |
| ۱۴۰۲ | نذیر احمد صاحب | ۱۸۷۷ | وحید انصاری صاحب |
| ۱۴۲۳ | ایس جی اے ربانی صاحب | ۱۸۷۹ | ڈاکٹر وحید الدین صاحب |
| ۱۴۳۰ | صادقہ بیگم صاحبہ | ۱۸۸۱ | محمد شمیم صاحب رڑکی |
| ۱۴۳۵ | سید نعیم احمد صاحب | ۱۸۹۸ F | ایڈیٹر مجاہد الاسلام جکارتہ |
| ۱۵۱۴ | پروفیسر غلام علی صاحب | ۱۹۲۸ F | ڈاکٹر سید جعفر یمنی صاحب |
| ۱۵۱۵ | فاروق احمد حیدرآباد | ۱۹۳۴ F | سعید رحمٰن صاحب |
| ۱۵۱۶ | عزیز احمد صاحب | ۱۹۳۵ F | ایس آر خورشید صاحب |
| ۱۵۲۰ | عشرت جمال صاحبہ | ۱۹۶۵ | مکرم پرویز صاحب دہلی |
| ۱۵۲۱ | عبد الحی صاحب | ۱۹۶۶ | بشیر خان صاحب |
| ۱۵۵۴ | محمد عثمان نور صاحب | ۱۹۶۷ | مس طاہرہ شاہین |
| ۱۵۵۸ | ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب | ۱۹۶۸ | عبد الغفار خان کوئٹہ |
| ۱۵۳۸ | کے۔ کے عمر صاحب | ۱۹۶۹ | مولوی شمیم اللہ صاحب |
| ۱۵۸۴ | محمد یوسف تاثیر صاحب | ۱۹۸۲ F | ملک داؤد احمد صاحب |
| ۱۶۱۲ | مسز امۃ الرفیق صاحبہ | ۱۹۸۶ F | ڈاکٹر خلیل [illegible] |
| ۱۶۷۵ | شیخ محمد دین صاحب | ۱۹۸۸ F | صلاح الدین صاحب |
| ۱۶۷۶ | خورشید احمد میر صاحب | ۱۹۹۲ F | ایس۔ ایم عبد اللہ صاحب |
| ۱۶۷۷ | پرنسپل گاندھی انٹر کالج | ۲۱۱۰ | احسان اللہ ٹاک |

## دعائے مغفرت

مورخہ ۱۰/۵/۷۹ کو محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم الحاج محمد محسن صاحب مرحوم وفات پا گئی ہیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، مہمان نواز اور خلیق خاتون تھیں۔ آپ نے اپنے پیچھے نو بچے چھوڑے ہیں جن میں تین لڑکے اور ایک لڑکی غیر شادی شدہ ہیں۔

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کا ہر طرح حافظ و ناصر رہے اور خود ان کا کفیل ہو۔

خاکسار: منظور احمد مبلغ یادگیر

# آل اڑیسہ اطفال الاحمدیہ کا تیسرا سالانہ اجتماع بمقام سورو!

رپورٹ مرتبہ مکرم سید رشید احمد صاحب سونگھڑوی بمعاونت مکرم مولوی غلام مہدی صاحب ناصر*

مؤرخہ ۲ جون تا ۷ جون، آل اڑیسہ اطفال الاحمدیہ کا تیسرا اجتماع سورو کے مقام پر منعقد ہوا اور مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات اور دیگر دلچسپ پروگراموں کے بعد بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک!

گذشتہ کئی سالوں سے جماعت احمدیہ سورو نے آل اڑیسہ اطفال الاحمدیہ کا تعلیمی و تربیتی اجتماع منعقد کروانے کا فیصلہ کر رکھا تھا اور اس کی نگرانی و انتظام کی کلی ذمہ داری اس جماعت نے لے رکھی تھی۔ گرمی کے موسم میں چونکہ اطفال کو فارغ اوقات بسہولت میسر آجاتے ہیں اس لئے اسی موسم میں یہ اجتماع اس سال منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اور اجتماع کے انعقاد سے بہت پہلے اڑیسہ کی مختلف مجالس ہائے خدام الاحمدیہ کو اطلاع و دعوت دی گئی کہ وہ اپنے اپنے اطفال کو اس تعلیمی و تربیتی اجتماع میں شرکت کے لئے بھجوائیں۔

چنانچہ قبل از وقت بھدرک، تارا کوٹ اور جمشید پور، ٹاٹانگر وغیرہ کی جماعتوں سے ۵۸ اطفال سورو میں جمع ہو گئے۔ مسجد احمدیہ سورو سے ملحقہ قطعہ میں اجتماع گاہ کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔

مؤرخہ ۲ جون تا ۷ جون تمام اطفال روزانہ پنجوقتہ نماز باجماعت کی ادائیگی کے علاوہ تربیتی کلاسوں میں شامل ہوتے رہے۔ ان کلاسوں میں مندرجہ ذیل تعلیمی و تربیتی امور پر زور دیا گیا:-

اذان۔ نماز۔ تلاوت قرآن مجید حدیث۔ تقاریر کی مشق۔ نظم خوانی معلومات عامہ۔ ورزشی مقابلے وغیرہ

یہ تمام پروگرام مکرم مولوی سید غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ سلسلہ کی نگرانی میں ہوتے رہے۔ مکرم مولوی صاحب موصوف، اور مکرم مولوی امان اللہ صاحب نے بچوں کو تعلیم دی اور مکرم سید انوار الدین صاحب سونگھڑوی نے ورزشی مقابلوں کی نگرانی کی۔

آخری روز مذکورہ عناوین کے متعلق اور کتاب "راہِ ایمان" سے زبانی سوال جواب کی طرز پر امتحان لیا گیا اور دیگر مقابلے بھی کروائے گئے۔ جن میں اوّل، دوم اور سوم آنے والوں کو انعامات کا مستحق قرار دیا گیا۔ اطفال کی مختلف عمروں کے پیش نظر تعلیمی مقابلوں میں ان کے دو گروپ اور ورزشی مقابلوں میں تین گروپ بنا دیئے گئے۔ ججز کے فرائض مندرجہ ذیل احباب نے انجام دیئے:-

مکرم مولوی سید غلام مہدی ناصر صاحب

" شیخ مختار حسین صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ

" شیخ رحمت اللہ صاحب بی۔اے اور

" شیخ واعظ الدین صاحب۔

تمام اطفال کے خورد و نوش کا پورا بوجھ مندرجہ ذیل احباب نے اٹھایا:-

مکرم شیر علی خانصاحب۔ مکرم عبد الستار خان صاحب۔ مکرم عبد الحنان صاحب۔ مکرم عمر علی صاحب اور مکرم ایوب خانصاحب۔ ان کے علاوہ مکرم مختار حسین صاحب، مکرم صادق علی صاحب۔ مکرم مولوی سید محمد یونس صاحب اور مکرم سید سلام الدین صاحب بھی خصوصی تعاون کی وجہ سے شکریہ کے مستحق ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو اپنی جناب سے بہترین جزا عطا فرمائے۔ اور ہماری حقیر مساعی میں بے انتہا برکت ڈالے۔ اور احمدیت کے نونہالوں کی صحیح رنگ میں تربیت کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین!

---

## پیغام

## محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

(بر موقع سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ سورو ۔ اڑیسہ)

میرے عزیز اطفال الاحمدیہ!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ'

الحمد للہ کہ آپ آج پھر اجتماع میں شرکت کی غرض سے ایک جگہ جمع ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب و کامران فرمائے۔ اور آپ تمام کے لئے بہت بہت مبارک کرے۔ آمین!

میرے عزیز بچو! میں آپ کو اس موقع پر نہایت اختصار کے ساتھ یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اپنے مقام و منصب کو سمجھیں اور مستقبل میں آنے والی ان ذمہ داریوں کو جو آپ پر سلسلہ احمدیہ کی طرف سے عائد ہونے والی ہیں۔ ان کے لئے ابھی سے پوری پوری تیاری کریں۔ آپ کی عملی زندگی ایک نیک احمدی مسلمان کی زندگی ہو۔ جس سے دوسرے لوگ متاثر ہوں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ باقاعدگی سے نمازیں ادا کریں۔ قرآن مجید کی تلاوت کریں اور دعائیں کرنے کی عادت ڈالیں۔ جیسا کہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ' نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا ہے۔ کہ ؎

رغبت دل سے ہو پابند نماز و روزہ ٭ نظر انداز کوئی حصہ احکام نہ ہو

خدا تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے مفید وجود بنائے۔ خدا کرے کہ آپ نظام اطفال الاحمدیہ پر پورے پورے کاربند ہوں۔ اور دوسروں کے لئے مثالی احمدی بچے ثابت ہوں۔ آمین ثم آمین!

والسّلام خاکسار:

مرزا وسیم احمد

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

---

## اعلانِ نکاح

مؤرخہ ۲۹ ۷۹ کو خاکسار نے لکھنیہ بازار کانپور میں مکرم پروفیسر عبد السلام صاحب آف بنارس کے صاحبزادے مکرم نصر السلام صاحب کے نکاح کا اعلان، مکرمہ سائرہ پروین صاحبہ بنت مکرم محمد مجید صاحب سولیجہ صدر جماعت کانپور کے ساتھ کیا۔ بعد نکاح اسی روز رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ بارات بنارس سے آئی تھی اور بعد رخصتانہ اسی روز رات بنارس واپس ہو گئی۔

اس خوشی کے موقع پر مکرم عبد السلام صاحب نے مبلغ ۲۰/- روپے اعانت بدر اور درویش فنڈ میں ادا کئے۔ اسی طرح مکرم محمد مجید صاحب سولیجہ نے بھی مبلغ ۲۰/- روپے شادی فنڈ اور اعانت بدر میں ادا کئے ہیں جزاہم اللہ تعالیٰ۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعث برکت کرے اور ثمرات حسنہ سے نوازے۔

٭ ان دنوں مکرم محمد مجید صاحب سولیجہ کی طبیعت کچھ علیل چل رہی ہے۔ احباب جماعت سے اپنی کامل صحت کے لئے وہ دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار: ظہیر احمد خادم انسپکٹر بیت المال آمد قادیان

---

## درخواستِ دعا:-

(۱) والدہ محترمہ سید سجاد احمد صاحب (ابن محترم سید محی الدین صاحب مرحوم ایڈووکیٹ رانچی) کے متعلق گذشتہ دنوں تشویشناک بیماری کی اطلاع تھی۔ اب معلوم ہوا ہے کہ انہیں فالج کا جو خطرہ تھا وہ ٹل گیا ہے۔ احباب موصوفہ کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار: ملک صلاح الدین ایم اے قائم مقام امیر جماعت احمدیہ قادیان

(۲) ۔۔ یادگیر سے مکرم سیٹھ عبد الصمد صاحب (ابن محترم سیٹھ محمد عبد الحی صاحب مرحوم) اور مکرم محمد ذکریا صاحب آنو (ابن محترم مولوی محمد اسماعیل صاحب مرحوم وکیل یادگیر) اپنے کاروبار میں ترقی اور اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ خاکسار: محمد انعام غوری۔ قادیان

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے گذارش ہے کہ وہ شعبہ اطفال کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں

## معلوماتِ عامہ

# یہ "سکائی لیب" کی بلا

ایک طرف دنیا کی دو بڑی طاقتیں روس اور امریکہ آئندہ بڑی جنگ کو روکنے کے لئے آپس میں "سالٹ" معاہدہ کر رہی ہیں۔ ... جس رفتار سے وہ خلا کو اپنی جنگی ... کے لئے استعمال کر رہی ہیں۔ اس ... ہو رہا ہے۔ کہ اگر یہ سلسلہ ابھی ... تو شاید اس دنیا کو ختم کرنے کے ... جنگ کی ضرورت ہی نہ پڑے ... کی جا رہی جنگی تیاریاں ہی ... انسانی زندگی کو ختم کرنے کے لئے ...

... امریکہ کا وہ خلائی سیارہ ... ہے۔ جو عنقریب ہی دھرتی ... والا ہے۔ کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ ... لیب جو ہزاروں میل فی گھنٹہ کی رفتار ... دھرتی کے مدار میں گھوم رہا ہے کس لمحہ کو کسی علاقہ پر گرے گا۔ اور اس سے کتنا جانی و مالی نقصان ہوگا۔ گو اس کی دہشت سے ہی آج ساری دنیا میں خوف و ہراس پیدا ہو گیا ہے۔ یہ سکائی لیب آج تک خلا میں بھیجے گئے تمام خلائی سیاروں سے زیادہ وزنی ہے۔ اسے ۱۴ مئی سنہ ۱۹۷۳ء کو امریکہ کے کینیڈی سپیس سنٹر" سے خلا میں داغا گیا تھا اس کا وزن ایک لاکھ ۵۷ ہزار پونڈ (۸۹ ٹن) ہے۔ اس میں خلا میں مختلف قسم کے سائنسی تجربات کرنے کے ہزاروں آلات نصب ہیں۔ سکائی لیب (SKYLAB) دو انگریزی لفظوں (SKY LABORATORY) پر مشتمل ہے جس کے معنے ہیں آکاش میں اڑنے والی لیبارٹری۔ اس لیبارٹری کو آکاش میں بھیجنے اور تجربے وغیرہ کرنے پر امریکہ کے ۲۵ لاکھ ڈالر خرچ ہوئے ہیں۔ گذشتہ چھ سال سے یہ سکائی لیب ہماری دھرتی سے ۲۷۵ میل کے فاصلہ پر خط استوا (EQUATOR) کے ۵۰ ڈگری شمال اور جنوب میں دھرتی کے گرد گھوم رہی ہے۔ سنہ ۱۹۷۳ء اور ۱۹۷۴ء میں امریکی خلا بازوں کے تین گروپ یکے بعد دیگرے خلا میں جاکر اس سکائی لیب میں داخل ہو چکے ہیں اور وہاں رہ کر امریکی سائنس دانوں کے طے شدہ پروگرام کے تجربے کر چکے ہیں۔ سکائی لیب تو خلا میں ہی گھومتا رہتا ہے۔ یہ خلا باز دوسرے خلائی جہازوں میں جن کو "SPECESHNTTLE" یعنی خلائی گاڑیاں کہا جاتا ہے، دھرتی سے خلا میں پہنچتے ہیں۔ اپنے خلائی شٹل کو سکائی لیب کے ساتھ آکاش ہی میں جوڑ لیتے ہیں۔ پھر اپنے خلائی جہاز سے سکائی لیب کے اندر داخل ہو جاتے ہیں۔ اور دھرتی سے سگنل و ہدایات لے کر تجربے شروع کر دیتے ہیں۔ اور جب کام مکمل ہو جاتا ہے تو واپس اپنے خلائی شٹل میں آکر دھرتی پر اتر آتے ہیں۔

امریکی خلائی سائنس دانوں کے مطابق ان کا سارا مشن اب پورا ہو گیا ہے اور سکائی لیب سے متعلقہ تمام کھوج کا کام مکمل ہو گیا ہے اور اب انہیں اس کی ضرورت نہیں رہی حال ہی میں یہ انکشاف ہوا ہے۔ کہ یہ سکائی لیب آہستہ آہستہ دھرتی کے مدار سے نکل کر نیچے کی طرف آ رہا ہے۔ جب اسے آکاش میں داغا گیا تھا تو وہ ہماری دھرتی سے ۲۷۶ میل کے فاصلہ پر گھوم رہا تھا۔ مگر ۱۹۷۲ء سے لے کر اب تک وہ ۴۳ میل نیچے آ چکا ہے۔ اور اب اس کے اور دھرتی کے درمیان فاصلہ ۲۴۲ میل رہ گیا ہے۔

یاد رہے کہ خلا میں پہنچ کر دھرتی کی کشش ایک خاص فاصلہ تک قائم رہتی ہے۔ عموماً ۱۵۰ میل اوپر جاکر خلائی سیارہ زمین کے گرد گھومنے لگتا ہے۔ جو خلائی جہاز چاند تک پہنچنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ ان کو زمین کی اس کشش کو راکٹوں کی مدد سے پار کرنا پڑتا ہے۔ اور تبھی وہ زمین کی کشش سے آزاد ہو کر خلا کے اس حصے میں پہنچ جاتے ہیں۔ جہاں زمین کی کشش ہوتی ہے نہ چاند اور ستاروں کی۔ آکاش کے اس حصہ میں خلائی جہاز بغیر کسی طاقت کے استعمال کے اس رفتار سے دوڑتا چلا جاتا ہے جس رفتار سے وہ زمین کی کشش سے نکل کر اس میں داخل ہوا تھا۔ اور پھر کئی لاکھ میل کا سفر کر کے وہ چاند کے حلقۂ کشش میں داخل ہو جاتا ہے۔ یہاں داخل ہونے کے لئے خلائی جہاز کو پھر راکٹ داغنے پڑتے ہیں اور طاقت کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ چاند کے مدار میں داخل ہو جانے کے بعد یہ خلائی جہاز پھر اسی طرح چاند کے گرد چکر کاٹنے لگ جاتا ہے جس طرح دھرتی کے گرد کاٹتا ہے۔ پھر راکٹوں کی مدد سے اسے چاند کے مدار سے نکال کر چاند پر پہنچایا جاتا ہے۔ اور یہی طریقۂ کار چاند سے دھرتی پر واپسی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

یہ سب تفصیل بتانے سے مطلب یہ ہے۔ کہ جب تک کوئی خلائی سیارہ، دھرتی کی کشش (Gravity) میں رہتا ہے۔ تب تک وہ لگاتار دھرتی کی طرف آنے لگتا ہے۔ اگر اس کے نیچے آنے کے عمل کو نہ روکا جائے تو پھر یہ خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ وہ ایک نہ ایک دن ہماری زمین پر آ گرے گا۔ اور جہاں بھی گرے گا۔ زمین پر تباہی پھیلا دے گا۔ ناظرین اخبارات میں اکثر ہوائی حادثوں کی خبریں پڑھتے ہی رہتے ہیں۔ کئی بار جب کوئی ہوائی جہاز کسی آبادی پر گر پڑتا ہے تو کئی مکان اور ان میں رہنے والی کئی جانیں تلف ہو جاتی ہیں۔ یہ ہوائی جہاز عموماً ۵۰۰ سے لے کر ۶۰۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پرواز کرتے ہیں۔ اس کے مقابلے ... جو سکائی لیب خلا میں گھوم رہا ہے اس کی رفتار ۱۷ ہزار میل فی گھنٹہ ہے ... دانوں کا اندازہ ہے۔ کہ جس رفتار سے سکائی لیب زمین کے قریب آ رہا ہے اس کے مطابق یہ آئندہ جولائی کے مہینہ میں ۱۵ جولائی سے لے کر ۲۰ جولائی تک ہماری دھرتی پر آکر گرے گا۔ اس کے کئی ایک لاکھ ۵۰ ہزار پونڈ وزن میں سے دھرتی تک آتے آتے صرف ۵۰ ہزار پونڈ ہی رہ جائیں گے۔ باقی وزن فضا میں ہی تحلیل ہو جائے گا۔ کیونکہ مدار سے دھرتی کی کشش میں داخل ہوتے وقت کئی ہزار سنٹی گریڈ کی گرمی پیدا ہو جاتی ہے جس سے خلائی جہاز کا بیشتر حصہ جل جاتا ہے۔ صرف بہت سخت جان حصے ہی باقی رہ جاتے ہیں۔ پھر بھی جو ۵۰ ہزار پونڈ (۲۵ ٹن) کا ملبہ ہماری دھرتی پر گرے گا۔ اس کا درجہ حرارت ۳۰۰۰ سے لے کر ۴۰۰۰ ڈگری سنٹی گریڈ ہوگا۔ یعنی ہمارے عام تجربے سے بہت زیادہ ...

اس کے ساتھ ہی جب سکائی لیب ہماری دھرتی پر گرنے والا ہوگا تو آکاش میں ہی اس کے ہزاروں ٹکڑے ہو جائیں گے۔ جن میں سے ۵۰۰ کے قریب ٹکڑے زمین پر پہنچ سکیں گے۔ باقی کے فضا میں ہی غائب یا تحلیل ہو جائیں گے۔ ۵۰۰ ٹکڑے زمین پر گریں گے ان میں آدھے سے زیادہ ½ کلو سے کم وزن کے ہوں گے۔ جبکہ ۳۸ ٹکڑے ۱۱۴ کلوگرام کے فی۔ ۱۰ ٹکڑے [illegible] کلوگرام فی۔ اور ۲ ٹکڑے ایسے ہوں گے جو ۱۷۷۰ کلوگرام وزنی ہوں گے یہ تمام ٹکڑے اوپر سے ۸۰ کلومیٹر سے لے کر ۴۱۸ کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے زمین پر گریں گے اور ۶۰۰۰ کلومیٹر لمبے اور ۲۰۰ کلومیٹر چوڑے علاقہ کو اپنا نشانہ بنائیں گے۔ قدرتی طور پر وہ اتنی تیز رفتار کے ساتھ جہاں بھی گریں گے۔ وہاں پر جانی و مالی نقصان کا بھاری خطرہ ہے۔ جن علاقوں پر ان ٹکڑوں کے گرنے کا امکان ہے۔ ان میں بھارت۔ روس۔ فلپائن۔ پانامہ اور نائیجیریا شامل ہیں۔ دوسرے لفظوں میں امریکہ جس نے یہ سکائی لیب چھوڑ رکھا ہے وہ تو اس کی تباہ کاری سے بچا رہے گا اگر تباہی ہوگی۔ تو وہ یا تو ایشیا یا افریقہ یا لاطینی امریکہ کے کسی دیش کی۔"

(روزنامہ "ہند سماچار" جالندھر مورخہ ۶ مئی ۷۹ء)

# اخبارِ قادیان

• مکرم بھائی عبدالرحیم صاحب دیانت درویش جو دو ماہ سے امرتسر میں ایک پرائیویٹ ہسپتال میں داخل ہیں۔ اب ان کے مرض کی تشخیص ہو گئی ہے۔ خون اور گلوکوز بار بار دیئے گئے۔ دانتوں اور منہ کی تکلیف دور ہو چکی ہے اور اب ٹھوس غذا (بسکٹ) کھا لیتے ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ طاقت بحال ہو رہی ہے۔ احباب موصوف کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

• مورخہ ۳۰/۶/۷۹ کو مسجد اقصیٰ میں بعد نماز عشاء مجلس خدام الاحمدیہ کے ہر دو گروپ کا تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں تلاوت و نظم کے بعد حضرت مصلح موعودؓ کے بعض قیمتی ارشادات اور زرین نصائح پڑھ کر سنائی گئیں۔ آخر میں مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد قائد مجلس نے خدام کو مختلف شعبہ جات کی طرف توجہ دلائی۔

• محترم بہادر خان صاحب درویش تاحال صاحب فراش اور بہت کمزور ہیں۔ احباب ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

## ولادت

مورخہ ۱۱ جون ۱۹۷۹ء کو میرے فرزند عزیزم محمد اقبال منڈاسگر کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ۔ نام "برکات احمد" تجویز ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور نیک و صالح بنائے۔ آمین۔ اس خوشی کے موقعہ پر ۵/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں۔ خاکسار: حضرت صاحب منڈاسگر صدر جماعت احمدیہ سبلی

## بچوں کا عالمی سال ۔ بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

اسے ملنا چاہیئے ۔ اگر وہ حق اُسے نہیں ملتا تو وہ مظلوم ہے اور اسلامی حکومت کا فرض ہے کہ وہ اسے اس کا حق دِلوائے ۔ مثلاً ایک ہونہار اور ذہین بچہ جو آج آئن سٹائن (جو ایک مشہور غیر ملکی سائنسدان ہے) جیسا دماغ رکھتا ہے ۔ یا ہمارے ڈاکٹر عبد السلام جیسا دماغ رکھتا ہے ۔ مگر ایک غریب گھرانہ میں پیدا ہو جاتا ہے ۔ میں نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے کہ بعض غریب گھرانوں میں بڑے ذہین بچے پیدا ہو جاتے ہیں ۔ کالج کے زمانہ میں بھی ایسے طالب علموں کی جہاں تک ہم سے ہو سکا ، جہاں تک ہمارے بس میں تھا ہم مدد کیا کرتے تھے ۔ اور اب بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اگر کوئی ایسا ہونہار طالب علم میرے علم میں آجائے تو میں اُسے کہہ دیا کرتا ہوں کہ تم علم میں ترقی کرتے چلے جاؤ ۔ غیر ملک میں بھی تمہیں بھجوائیں گے ۔ تمہارا ذہن زیادہ سے زیادہ جو تعلیم حاصل کر سکتا ہے وہ تمہیں دلوائیں گے ۔ یہ حق ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں قائم کر دیا گیا ہے ............

پس اسلام نے صرف یہ نہیں کہا کہ تمہاری ضرورتیں پُوری کریں گے اور پھر وہ خاموش ہو گیا ۔ اسلام نے یہ کہا ہے کہ جو بھی تمہاری طاقتیں ہیں اُن کو نشوونما کے کمال تک پہنچانے کے لئے ہم تمہارے حقوق قائم کرتے ہیں اور تمہیں یہ حقوق دلوائیں گے ......

غرض (قرآن کریم کا ۔ ناقل) یہ احسانِ عظیم ، انسانیت پر بحیثیت انسان کے ہے ۔ یہ نہیں کہا کہ اگر ہندو ہو تو اس کی طاقتوں کو ضائع کرنے کی کوشش کرو ۔ یہ نہیں کہا کہ اگر ایک عیسائی ہو تو اُس کی طاقتوں پر تبر چلاؤ ۔ یہ نہیں کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ کو گالیاں دینے والا دہریہ ہو تو اس کی کچھ پرواہ نہ کرو ۔ بلکہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ دیکھو اگر کوئی اللہ تعالیٰ کو گالیاں دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ خود گرفت کرے گا ۔ اگر وہ مجھ پر ایمان نہیں لاتا تو تمہیں اس کی کیا فکر ہے ۔ تم نے بحیثیت انسان وہ سارے حقوق قائم کرنے اور ادا کرنے ہیں جو اسلام نے ایک انسان کے ، بحیثیت انسان قائم کئے ہیں ۔ اور جن کے ادا کرنے کی اس نے تعلیم دی ہے ۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ مارچ ۱۹۷۰ء
مطبوعہ اخبار بدر ۹ اپریل ۱۹۷۰ء صفحہ ۶)

یہ ہے قرآن کریم میں بیان کردہ انسانی حقوق کا تحفظ اور اس کی جامع تفصیل ۔ اسی کی روشنی میں خصوصیت سے بچوں کے حقوق کا بیان اور حکومت اور سماج پر ان حقوق کی ادائیگی کی ذمہ داری کی تفصیل ۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ مسلمان ہونے کے ناطے ملّتِ اسلامیہ اپنی حدود میں اور حاصل شدہ وسائل کے مطابق کہاں تک ان حقوق کی نگہداشت کر پاتی ہے ۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ہر مسلمان کا یہ فرض بنتا ہے کہ اپنے عمل کے ذریعہ بھی اور نظریاتی تبلیغ کے ذریعہ بھی بچوں کی نسبت اسلام کے اس بلند آدرش سے غیر اسلامی دُنیا کو موثر طریق پر متعارف کرائے ۔ ہمارا ایمان اور پختہ یقین ہے کہ دُنیا کے ہمہ جہتی مسائل کا حل اسلام کی تعلیمات کو روبعمل لانے اور کل عالمی سطح پر انہیں کو لائحہ عمل بنانے میں ہے ۔

خدا کرے کہ پہلے نمبر پر خود مسلمانوں کو عمل کی توفیق ملے اور پھر دُوسرے افراد کو اس بابرکت دائرہ میں آجانے کی سعادت حاصل ہو ۔ آمین ٭

## اظہار تشکّر اور درخواست دُعا

میرا بھانجا اور داماد عزیزم سید محمود احمد سلمہ پسر جناب سید فضل احمد صاحب اڈیشنل انسپکٹر جنرل پولیس (بہار) محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال آئی پی ایس (IPS) کے امتحان میں کامیابی حاصل کر لینے کے بعد انٹرویو میں بھی کامیابی حاصل کر کے بفضلہ تعالیٰ انڈین پولیس سروس کے لئے منتخب ہو گئے ہیں ۔ اس خوشی کے موقعہ پر خاکسار نے شکرانہ فنڈ میں -/۱۰۰ روپے ۔ نشر و اشاعت -/۱۰ روپے ۔ اعانت بدر -/۱۰ روپے ، درویش فنڈ -/۱۰ روپے ۔ اور مرمت مقاماتِ مقدسہ میں -/۱۰ روپے (کل مبلغ -/۵۰۰ روپے) ادا کئے ہیں ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز کی اس اسامی کو بابرکت بنائے ۔ مزید ترقی کی راہیں کھولے ۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کا زیادہ سے زیادہ موقعہ فراہم کرے ۔ نیز عزیز کی تقرری اس کے اپنے صوبہ بہار میں کرے ۔ آمین ۔ نیز میرا بڑا لڑکا عزیزم شاہ تنویر احمد سلمہ میڈیکل کے داخلہ کے سلسلہ میں امتحان کی تیاری کر رہا ہے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس کا داخلہ میڈیکل میں کر دے اور ایک کامیاب ، احمدی ڈاکٹر بنائے ۔ آمین ۔ خاکسار : ڈاکٹر شاہ نور شبیر احمد ۔ اردل (گیا)

## سپین میں تبلیغ اسلام ۔ بقیہ صفحہ اوّل

### دَورہ جات

غرناطہ اور خائن (Jaen) کے سفر کے علاوہ خاکسار نے قرطبہ شہر کے ارد گرد مندرجہ ذیل قصبات کے بھی تبلیغی دَورے کئے ۔

(۱) ۔ اَلمدَوَر : قرطبہ سے ۲۳ کلومیٹر کے فاصلہ پر دریا کے کنارے خوبصورت گاؤں ہے ۔ خاکسار یہاں برائے تبلیغ گیا ۔ متعدد افراد سے تبلیغی گفتگو ہوئی ۔ اور لٹریچر دیا ۔

(۲) MONTILLA : یہاں کے دو سکولوں کے اساتذہ میں لٹریچر تقسیم کیا ۔ ایک سیکنڈری سکول کے ڈائریکٹر سے ملاقات کر کے اسلام کا پیغام پہنچایا ۔ اور کتبِ سلسلہ دیں ۔

(۳) ESPEJO : اس گاؤں کے میئر صاحب سے ان کے دفتر میں بیس منٹ تک تبلیغی گفتگو کی اور لائف آف محمدؐ و دیگر کتب برائے مطالعہ دیں ۔ میونسپل کمیٹی کے عملہ و گاؤں کے متعدد افراد کو اسلام و احمدیت کا لٹریچر دیا ۔

(۴) EL CARPIO : اس گاؤں نیز اس گاؤں کے ارد گرد واقع دو اور دیہات میں بھی برائے تبلیغ گیا ۔

اسی طرح بعض دیگر قصبات POSADA ، CASTRO اور PEDRO ABAD وغیرہ میں بھی پیغامِ حق پہنچایا گیا ۔ ان قصبات کے دوکانداروں ۔ طلباء اور کئی افراد سے تبلیغی گفتگو ہوئی ۔ بعض قصبات کے پادری صاحبان سے بھی گفتگو کا موقع ملا ۔ ایک گاؤں کے لوگ ایک ہال میں جمع تھے ۔ انہیں لٹریچر دیا ۔ اور بتایا کہ اسلام امن و سلامتی کا مذہب ہے ۔ اور اسلام کے زندہ ہونے کا ثبوت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد ہے ۔

آخر میں قارئینِ کرام سے درخواست ہے کہ دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد اہلِ اندلس کو اسلام اور احمدیت کے نور سے منور فرمائے ۔ اور سرزمینِ اندلس ایک دفعہ پھر غلامانِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھر جائے ۔ آمین ٭

## درخواست دُعا

محترمہ عائشہ بی صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الغنی صاحب آف بلگام (کرناٹک) کی ایک ٹانگ میں طویل عرصہ سے شدید درد ہے ۔ علاج جاری ہے ۔ جملہ احبابِ جماعت موصوفہ کی صحتِ کاملہ کے لئے دردِ دل سے دُعا فرماویں ۔
(ناظر بیت المال آمد قادیان)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS,
PHONES :- 52325 / 52686 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور پرنٹیٹ کے سینڈل ۔ زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز :-
چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ مکھنیا بازار ۔ کانپور ۔

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار ۔ موٹر سائیکل ۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے !
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS — 600004.
PHONE NO. 76360.
آٹو ونگس

# صدسالہ احمدیہ جوبلی فنڈ اور احبابِ جماعت کی ذمہ داریاں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج سے سات سال قبل غلبۂ اسلام کے عظیم الشان منصوبہ (صدسالہ احمدیہ جوبلی فنڈ) کا اعلان فرمایا تھا۔ اس میں اکثر مخلصین جماعت نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ اور اپنے وعدہ جات کی قسط وار ادائیگی بھی کر رہے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ لیکن ایک سرسری جائزہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ احبابِ جماعت کی ایک معقول تعداد نے ابھی تک اس مالی قربانی میں حصہ نہیں لیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یا تو ایسے مخلصین جماعت تک یہ بابرکت تحریک نہیں پہنچی ہے۔ یا انہوں نے اس بابرکت تحریک کی اہمیت کو نہیں سمجھا ہے۔ نظارت ہذا نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات و ارشادات پر مشتمل اس عظیم الشان منصوبہ کے متعلق ایک پمفلٹ شائع کیا ہے جو سیکرٹریانِ مال کی خدمت میں بھجوایا جا رہا ہے۔ آپ ایک خط لکھ کر براہِ راست نظارت ہذا سے بھی یہ پمفلٹ طلب فرما سکتے ہیں۔ اس کے مطالعہ سے آپ کو معلوم ہوگا کہ اس عظیم الشان منصوبہ کی تکمیل کے لئے آپ کی شمولیت کتنی ضروری ہے۔ اگر کسی وجہ سے آپ نے اس سے قبل اس بابرکت تحریک میں حصہ نہیں لیا ہے تو اس مالی قربانی کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے انعامات اور افضال سے خود کو اور اپنے اہل وعیال کو محروم نہ رکھیں۔ بلکہ اپنا وعدہ اپنے مقامی سیکرٹری صاحب مال کو نوٹ کرانے کے علاوہ نظارت ہذا کو بھی ارسال فرمائیں۔ اور قسط وار اس کی ادائیگی کرنا شروع کر دیں۔ اسی کے ساتھ ہی سابقہ وعدہ کنندگان سے بھی درخواست ہے کہ وہ سال ۱۹۷۹ء کے اندر اپنے وعدہ کی کم از کم سات اقساط کے برابر رقوم ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضلوں اور انعامات سے نوازے اور آپ کے اموال۔ کاروبار۔ روزگار میں خیر و برکت عطا فرمائے۔ آمین ؛

ناظر بیت المال آمد قادیان

# مرمّت مقاماتِ مقدسہ

الدار یعنی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکانات جو مقدس اور تاریخی اہمیت کے حامل ہیں۔ مرورِ زمانہ کے باعث ان کی ضروری مرمت کا اہم مسئلہ اس وقت سامنے ہے۔ یہاں تک کہ اب صدیوں کے تعمیر شدہ کچے مکانوں کی چھتیں اور دیواریں بارشوں کی وجہ سے بوسیدہ ہو گئی ہیں۔ جن کا تعمیر اور مرمت کرنا نہایت ضروری ہے۔

ہندوستان کی جماعتوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ فضل اور احسان ہے کہ انہیں احمدیت کے دائمی مقدس مرکز قادیان کی براہِ راست خدمت کے مواقع حاصل ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ جب چاہیں اس تختگاہِ رسول کی زیارت سے مستفیض ہو سکتے ہیں۔

اس سہولت اور سعادت کا یہ تقاضا ہے کہ ہندوستان کے مستطیع احبابِ جماعت، اللہ تعالیٰ کے احسان کے شکرانہ کے طور پر "مرمت مقاماتِ مقدسہ" کی اہم ضرورت کو پورا کریں ؛

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

# تجویزِ نام اور درخواستِ دعا

جیسا کہ قبل ازیں شائع ہو چکا ہے، اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت و نوازش نومولود کا نام "عطاء الٰہی غوری" تجویز فرمایا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو نیک، صالح اور خادمِ دین بنائے۔ آمین ؛

خاکسار: محمد انعام غوری۔ نائب مدیر بدر قادیان

**درخواستِ دعا:**۔ سری نگر سے ہمارے ایک غیر احمدی دوست مکرم گلزار احمد صاحب ایم بی بی ایس فائنل کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو نمایاں کامیابی بخشے۔ آمین ؛ (خاکسار: غلام نبی نیاز مبلغ بمبئی)

# اِعلان برائے مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ

ان دنوں وکالتِ تبشیر ربوہ یہ کوشش کر رہی ہے کہ خلفاء سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جو وقتاً فوقتاً مبلغین کو ہدایات فرمائی ہیں ان کو جمع کر کے یکجائی طور پر شائع کر دیا جائے جو مبلغین کے لئے ایک مشعلِ راہ کا کام دے۔

یہ ہدایات و نصائح بعض تو سلسلہ کے اخبارات و رسائل میں شائع ہو چکی ہیں۔ جو ضبطِ تحریر میں لائی جا رہی ہیں۔ لیکن بعض ہدایات ممکن ہے مبلغین کے ذاتی ریکارڈ میں ہی ہوں۔ اور انہیں شائع نہ کیا گیا ہو۔ لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ ہر مبلغ سے درخواست کی جاتی ہے کہ ان کے پاس اگر کوئی ایسی نصائح موجود ہیں تو ان کی نقل یا فوٹو سٹیٹ کاپی فوری طور پر دفتر تبشیر میں ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔!!

جماعت کے اگر کسی اور دوست کے پاس تبلیغ کے سلسلہ میں ایسی ہدایات موجود ہوں تو وہ بھی اس اعلان کے مخاطب ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء ؛

ناظر اعلیٰ قادیان

# سری نگر کشمیر میں جماعت احمدیہ کی آٹھویں سالانہ کانفرنس

جماعت ہائے کشمیر کے صدر صاحبان نے اپنی ایک میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس سال جماعتِ کشمیر کی آٹھویں سالانہ کانفرنس ۹ اور ۱۰ ستمبر ۷۹ء بروز اتوار اور سوموار احمدیہ مسجد سری نگر میں منعقد ہوگی۔ میٹنگ کے فیصلہ کے مطابق محترم بابو تاج دین صاحب صدر جماعت سری نگر کو صدر مجلس استقبالیہ اور محترم ماسٹر نذیر احمد صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ سرینگر کو نائب صدر مجلس استقبالیہ مقرر کیا گیا ہے۔

قارئین سے گزارش ہے کہ اس کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ اسی طرح کی جملہ جماعتیں چندہ برائے کانفرنس ۱۵ اگست تک محترم صدر مجلس استقبالیہ کو بھجوا دیں۔ تاکہ کانفرنس کے جملہ انتظامات بروقت ہو سکیں۔

المعلن: محمد حمید کوثر۔ انچارج تبلیغ صوبہ کشمیر
احمدیہ مسجد۔ نزد آئی۔جی۔پی آفس۔ سری نگر (کشمیر) پن ۔۔ ۹ ۔۔ ۱۹۰۰

## قادیان دارالامان میں رمضان المبارک گزارنے کے سلسلہ میں
# ضروری اعلان

انشاء اللہ العزیز امسال رمضان المبارک ۲۶ جولائی ۱۹۷۹ء سے شروع ہو رہا ہے۔ ہندوستان کی جماعتوں کے جو دوست ماہ رمضان المبارک مرکز قادیان میں تشریف لا کر گزارنے اور یہاں کے روحانی ماحول میں روزے رکھنے، درس القرآن سننے اور اعتکاف بیٹھنے کے خواہشمند ہوں انہیں چاہیئے کہ اپنی درخواستیں صدر صاحب جماعت مقامی کی تصدیق سے جلد از جلد نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان میں بھجوا دیں۔ اور درخواست میں یہ بھی وضاحت فرمائیں کہ کیا وہ قادیان میں قیام کے دوران کھانے وغیرہ کا انتظام و ادائیگی اخراجات اپنے طور پر کریں گے یا لنگرخانہ میں ان کے کھانے کا انتظام ہونا چاہیئے۔

اُمید ہے احباب اپنی درخواستیں جلد بھجوا دیں گے ؛

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان